REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP 3.

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۹

شمارہ ۶

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر

محمد انعام غوری

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۵ روپے

ششماہی ۸ روپے

ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۲۵ روپے

فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

## اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ر تبلیغ (فروری)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ ۲۸ر جنوری ۸۰ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور انور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۴ر تبلیغ (فروری)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

۱۹ر ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ ۔ ۷ر تبلیغ ۱۳۵۹ ہش ۔ ۷ر فروری ۱۹۸۰ء

# عیسائیت کے موجودہ رسوم و عقائد سے متعلق امریکن سکالرز کی نئی تحقیق!

از مکرم سید عبد العزیز صاحب۔ نیوجرسی۔ امریکہ

کتاب ڈیڈ سی سکرولز کا مصنف پادری ڈے ویز اپنی کتاب کے صفحہ ۹۰ اور ۹۱ پر لکھتا ہے کہ یسوع کے منجی ہونے کا عقیدہ اور ۲۵ر دسمبر کو کرسمس کا تہوار منانے کی رسم۔ کفارہ کا عقیدہ۔ خدا کا بیٹا ہونے کا عقیدہ۔ اور سبت کے دن کو چھوڑ کر اتوار کے روز عبادت کرنا، یہ سب کچھ عیسائیت نے قدیم ایرانیوں کی نقل میں کیا ہے۔ ایرانیوں کا خدا جو کہ متھرس MITHRAS کہلاتا تھا، اس کی پیدائش کا دن ۲۵ر دسمبر بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا تھا۔ اور اتوار کا دن اُن کے لئے ایک اہم دن تھا۔

مورخین اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ۲۵ر دسمبر کو پیدا نہ ہوئے تھے۔ ملاحظہ ہو AWAKE مجریہ ۸ر دسمبر ۷۹ء صفحہ ۳ (دیکھئے از مطبوعات یہووا وٹنس)

علاوہ ازیں نیو کیتھولک انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ یسوع کی تاریخ پیدائش کا صحیح علم نہیں۔ اور اناجیل میں یسوع کی تاریخ پیدائش کا کہیں ذکر نہیں۔ لہٰذا کرسمس کے تہوار کو حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ البتہ کسی کی نقل ضرور ہے۔

پادری ڈے ویز جو کئی کتب کا مصنف ہے اپنی متذکرہ بالا کتاب میں مزید رقم طراز ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں مشرکین کے بہت سے ایسے خدا تھے جن کے دعاوی اور عقائد موجودہ عیسائیت کے دعاوی اور عقائد سے ملتے جلتے تھے۔ ڈے ویز کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"There were many Pagan dieties during the time of Jesus, and afterwards for whom quite similar claims were made and in whose names were preached quite similar doctrines."

ڈیڈ سی سکرولز کا مصنف مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہودی کسی ایسے مسیح کی آمد کے منتظر نہ تھے جس نے خدا کا بیٹا کہلانا تھا۔ اور منجّی خدا۔ ابتداء میں جو یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے۔ وہ اس قسم کا عقیدہ نہ رکھتے تھے۔ اور ابتدائی عیسائی بجائے اتوار کے سبت کو تعطیل کرتے تھے۔ ڈے ویز لکھتا ہے کہ مذکورہ بالا اعتقادات اور رسوم اُس زمانہ میں عیسائیت میں پیدا ہوئیں جب عیسائیت دوسرے ملکوں میں پھیلنی شروع ہوئی۔ منجّی خدا کا عقیدہ جیسے دوسری قوموں میں تھا عیسائیت میں بھی داخل ہوگیا۔ ڈے ویز کے الفاظ درج ذیل ہیں:-

"It was when Christianity spread out into the Pagan world that the idea of Jesus as a Savior god emerged. This idea was patterned on those already existing, specially on Mithras."

ڈے ویز اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے لکھتا ہے کہ متھرس اور یسوع (یسوع سے جو تعلیم اعتقادات اور رسومات منسوب ہیں) میں کوئی فرق نہیں۔ یسوع کو منجّی خدا بنانے کا فیصلہ ۳۲۵ء میں اکثریت کے ووٹ سے نائسیہ کی کونسل نے کیا۔ اصل الفاظ یہ ہیں:-

"And whether it had been he (Jesus) or Lord Mithras would have made very little difference in the redemptionist doctrines, the sacrements and observance of the Church that at last declared that "Christ" was the Savior god, a decision formalized by a majority vote in 325 A.D., at the Council of Nicea."

ڈے ویز اپنی تحقیق میں تنہا نہیں ہے۔ انسائیکلوپیڈیا امریکانا میں زیر لفظ متھرس لکھا ہے کہ نصرانیت کی تعلیم اور متھرس کی تعلیم میں کافی مشابہت ہے!!

ڈے ویز کا یہ دعویٰ کہ عیسائیت کی رسومات و اعتقادات مشرکین سے ماخوذ ہیں۔ کئی ایک سکالرز اُس کے دعویٰ کی تائید کرتے ہیں۔ مثلاً یہووا وٹنس کا میگزین مجریہ ۸ر دسمبر ۷۹ء جس کا اُوپر ذکر ہوا ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ رومی ۲۵ر دسمبر کا دن جو کہ سورج کی پیدائش کا دن سمجھا جاتا تھا بڑے اہتمام سے اس دن کو منایا کرتے تھے۔ کیونکہ ۲۵ر دسمبر کو دن بڑے اور راتیں آہستہ آہستہ چھوٹی ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ لیکن جب رومیوں نے عیسائیت کو قبول کر لیا تو ۲۵ر دسمبر کا دن یسوع کی پیدائش کے دن کے طور پر منایا جانے لگا۔ اور پھر آہستہ آہستہ رومیوں اور نصرانیوں نے ایک دوسرے کے خیالات۔ رسومات اور اعتقادات اختیار کر لئے۔

## خدا کے بیٹے کا تصور

خدا کے بیٹے کا تصور [illegible] مصریوں۔ یونانیوں رومیوں اور دوسرے لوگوں میں پایا جاتا تھا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو THE TWO BABYLONS by THE LATE REV. ALEXANDER HISLOP. Page 73.

علاوہ ازیں یہودی بھی اس دعویٰ [illegible] کہ وہ موحد ہیں۔ حالانکہ ماضی میں وہ بھی [illegible] رنگ میں خدا کے بیٹے کے تصور [illegible] زمانہ گزشتہ میں ان کے کئی ایسے [illegible] جو اب مشتبہ ہیں [illegible]

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر [illegible] قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۷ تبلیغ ۱۳۵۹ ہش

# آپ کا مرکزی ترجمان ـــــ "بدر"

## آپ کے مخلصانہ و سرگرم تعاون کا متقاضی ہے!

اللہ تعالیٰ نے اپنی وراء الورٰی قدرتوں کے ماتحت نظامِ کائنات کی ترکیب کچھ ایسے حکیمانہ طریق پر کی ہے کہ ہر لمحہ اس میں تغیر و تبدل رُونما ہوتا رہتا ہے۔ چنانچہ اسی قانونِ قدرت کے مطابق وقت کی گھڑیوں کے گریز پا کانٹے جس سُرعتِ رفتار کے ساتھ آگے کی طرف بھاگتے ہیں اُس کے تقاضے بھی اُسی قدر سُبک روی کے ساتھ بدلتے چلے جاتے ہیں۔

وقت اور حالات کے بدلتے ہوئے ان تیوروں میں مومن کی شان یہی ہوتی ہے کہ وُہ ہر آن اپنے طریقِ کار اور کوشش و ایثار کے معیار پر ضرورتِ حقّہ کے ماتحت نظرِ ثانی کرتا رہتا ہے۔ جبکہ وہ قوم جو اللہ تعالیٰ کی سنّتِ جاریہ :-

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ (الرّعد: ۱۲)

کے تحت زندگی کے اِس سفر میں اپنے قدم وقت کے قدموں کے ساتھ مِلا کر نہیں چلتی اور بدلتے ہوتے وقتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے اندر بھی مناسبِ حال تبدیلی نہیں لاتی بالآخر کاروانِ حیات سے بچھڑ جاتی ہے۔ اور باوجود ایک طویل راہِ سفر طے کر چکنے کے بجز حسرت و ناکامی کے اُسے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

اِسلام کی نشأۃِ اُولیٰ میں مُسلمانوں کو چونکہ دشمنانِ اسلام کے مُسلسل اور ناقابلِ برداشت مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑ رہا تھا۔ اِس لئے اس وقت کے تقاضوں نے مُسلمانوں کو مجبُور کیا کہ وہ ارشادِ خداوندی

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّہُمْ ظُلِمُوْا ؕ (الحجّ: ۲۲)

کی بجا آوری میں معاندینِ حق و صداقت کے ان حملوں کا جواب اپنی قوّتِ بازو سے دیں۔ اس کے بالمقابل اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے لئے جو دَور مقدّر کیا گیا تھا اس کی منجملہ دیگر علامات کے ایک اہم علامت یہ بتائی گئی تھی کہ :-

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ـ (التکویر: ۱۱)

یعنی اس دَور میں چونکہ علم کی حیرت انگیز وسعت و ترقی اور کتب و اخبارات کی بکثرت اشاعت کی بناء پر پریس کو ایک ممتاز مقام حاصل ہوگا۔ اِس لئے اس کے تقاضے بھی پہلے سے بالکل مختلف ہوں گے۔

چنانچہ دیکھ لیجئے! سائنس اور ٹیکنالوجی کے موجودہ ترقی یافتہ دَور میں دُنیا کی عظیم ترین طاقتیں اپنے ہمہ اقسام نظریات کی توسیع و اشاعت کے لئے پریس کو جس قدر اہمیت دے رہی ہیں۔ وہ بذاتِ خود اسلام کی صداقت و حقانیت کا ایک روشن اور بیّن ثبوت ہے۔

دوسری طرف علم اور سائنس کی ترقی کے اِس دَور میں اسلام اور بانیٔ اسلام (فداہ نفسی) کی ذاتِ گرامی صفات اور آپؐ کی پیش کردہ حسین و شیریں تعلیمات پر رکیک اور ناپاک حملے کرنے کے لئے دُشمنانِ دینِ متین کی طرف سے چونکہ جدید فلسفہ۔ جدید تحقیقات اور جدید نظریات و خیالات کو بطور ہتھیار استعمال کیا جاتا تھا اس لئے بدلے ہوئے حالات میں اسلام کی طرف سے حقِ مدافعت ادا کرنے کے لئے قوّتِ بازو کے استعمال کی بجائے ارشادِ ربّانی

وَجَاہِدْہُمْ بِہٖ جِہَادًا کَبِیْرًا (فرقان: ۵۳)

کے تحت قرآن کریم کے دلائلِ قاطعہ سے مزیّن علمی و رُوحانی ہتھیاروں سے لیس ہو کر جہادِ کبیر کرنے کی ضرورت تھی۔ چنانچہ اِس عظیم مہم کو سر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی نگاہِ جوہر شناس نے حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو "جری اللّٰہ فی حُلَلِ الانبیاء" کی خلعتِ فاخرہ عطا فرمائی ـــ اور "سلطان القلم" کے گراں قدر آسمانی خطاب سے سرفراز فرمایا ـــ اور پھر زمانے نے دیکھ لیا کہ خدا کے اس جری پہلوان نے ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح اس معرکہ حق و باطل میں اپنے پُر معارف علم کلام اور زورِ قلم کے ذریعہ اسلام کی بہترین مدافعت اور اس کی جارحانہ بلکہ پُرامن یلغار کے وہ وہ جوہر دکھائے کہ خود معاندینِ حق و صداقت اس حقیقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو گئے کہ ...

عدُوئے دُشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

علمی اور قلمی جہاد کے اِس دَور میں خدا کے اِس بطلِ جلیل نے نہ صرف خود ایک فتح نصیب جرنیل کے فرائض سرانجام دیئے بلکہ اپنے پیچھے ـــ وَاٰخَرِیْنَ مِنْہُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِہِمْ (جمعہ: ۴)

کی مصداق قُربانی و ایثار کے میدان میں صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنے والے جان نثاروں کی ایک ایسی فوج بھی تیار کر دی جو آپؑ کے بعد بھی اِن فریضہ جہاد کے تقاضوں کو انتہائی استقلال و پامردی اور جانفشانی کے ساتھ پُورا کرتی چلی جا رہی ہے۔ چنانچہ آج جماعت احمدیہ اطرافِ عالم میں اسلام کی جو جلیل القدر علمی اور قلمی خدمات بجا لا رہی ہے ان میں جماعت کے اُن اخبارات و رسائل کا بھی وافر حصہ ہے جو اس وقت تبلیغی و تربیتی میدان میں ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں ـــ ہمارے یہ اخبارات و رسائل چونکہ وقت کی ایک اہم ضرورت کو پُورا کرتے ہوئے خالصتًا دینی اور جماعتی اغراض و مقاصد کی تکمیل کر رہے ہیں۔ اس لئے انہیں زیادہ سے زیادہ مفید و نتیجہ خیز بنانا اور مضبوط بُنیادوں پر جاری رکھنا وقت کا ایک اہم ترین تقاضہ ہے۔ اور اس وقتی تقاضے کو کما حقّہٗ طریق پر پُورا کرنے کے لئے افرادِ جماعت پر بھی بہت سی اہم ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ جماعت کی اِن ہی ذمّہ داریوں کی طرف حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہُ اللہ الودود نے جلسہ سالانہ ربوہ کے موقعہ پر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء کے دُوسرے اجلاس میں جن بصیرت افروز اور فکر انگیز الفاظ میں توجّہ دلائی ہے اُن کا خُلاصہ قارئینِ بدر کے افادہ و بصیرت کی غرض سے درجِ ذیل ہے۔ حضور نے فرمایا کہ :-

" ہماری جماعت میں جو روزنامہ اور دیگر رسائل چھپتے ہیں شاید ان پر پوری توجّہ نہیں کی جا رہی۔ یا موجودہ حالات میں اتنے اور ایسے آدمی نہیں مِل رہے جو ہماری زندگی اور ذمہ داریوں کے مطابق لِکھ سکیں ـــ اس کے باوجود ایک بات ضرور ہے اور وہ یہ کہ یورپ اور برطانیہ میں اگر کوئی شخص ایک بھی چھُپی ہوئی صداقت قوم کے سامنے پیش کرتا ہے تو وُہ اُسے سر پر اُٹھا لیتے ہیں۔ اگر دس کروڑ آدمیوں میں سے دس ہزار آدمی ایک ایسی صداقت بتائیں تو گویا اس قوم کے پاس دس ہزار نئے علوم کا خزانہ جمع ہو گیا۔ اگر آپ کوشش کریں تو ساری کمزوریوں کے باوجود ایک بات تو ایسی ضرور بتا دیں گے۔ ہر الہٰیئو میں جو کہ پہلے سے اس رنگ میں معلوم نہیں تھی جس رنگ میں اسے شائع کیا گیا ہے ـــ احیاءِ اسلام کے۔ نئے اِس قسم کی بہت سی باتوں کا لوگوں کے ذہن میں اُتارا جانا ضروری ہے۔ اس لئے جماعتی اور نیم جماعتی اخباروں کو خریدنا اور پڑھنا چاہیئے۔ میں نے برطانیہ میں اپنے ساڑھے تین سالہ دورِ طالب علمی میں کسی شخص کو دُوسرے سے اخبار مانگتے نہیں دیکھا۔ پس خرید کر پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ کم از کم اس حصّہ میں تو ضرور یہ عادت پیدا ہو جو اس وقت براہِ راست میری بات سُن رہا ہے۔"

(الفضل ۲ جنوری ۱۹۸۰ء)

مُلکی تقسیم کے معًا بعد جماعت کے دائمی مرکز قادیان کو جن انتہائی نازک، پُر آشوب اور نامساعد حالات سے دوچار ہونا پڑا، ان میں حضرت اقدس المصلح الموعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشادِ گرامی کی تعمیل میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے ایک ہفت روزہ اخبار "بدر" کا اجراء بلاشک ایک قابلِ تحسین اور جرأتمندانہ اقدام کی حیثیت رکھتا ہے۔ اپنی اشاعت کے اِس اٹھائیس سالہ طویل دَور میں آپ کا یہ مرکزی ترجمان حوادثِ زمانہ کے بے شمار سرد و گرم تھپیڑوں کو انتہائی پامردی و خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے نہ صرف ہندوستان کی حد تک مرکز اور جماعتوں کے درمیان ایک مضبوط اور مؤثر رابطہ کے اہم فرائض سرانجام دیتا چلا آ رہا ہے بلکہ احمدیت کے دائمی مرکز قادیان سے گہری عقیدت اور قلبی تعلق رکھنے کے باعث بیرونِ ملک کی جماعتیں بھی اسے بڑی قدر و وقعت کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ اور اس سے بہت سی توقعات رکھتی ہیں ـــ!!

مرکزِ احمدیت سے دُور افتادہ مخلصینِ جماعت کی اِن دِلی توقعات کو بہتر رنگ میں پُورا کرنے کے لئے اب بزرگانِ سلسلہ نے بعض انتہائی مفید، ٹھوس اور اہم اقدامات فرمائے ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم اقدام اخبار بدر کی عمومی نگرانی و رہنمائی اور اس کو درپیش جملہ مسائل کے خاطر خواہ طریق پر حل کرنے کے لئے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی سرکردگی میں ایک "نگران بورڈ" کی تشکیل بھی شامل ہے۔ ہماری دِلی دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بزرگان کے اِس اقدام کو اخبار بدر کے حق میں ہر جہت سے بابرکت، مفید اور نتیجہ خیز بنائے اور محترم صدر صاحب نگران بورڈ بدر کی بزرگانہ سرپرستی اور مشفقانہ رہنمائی میں ادارہ بدر اپنے مفوضہ فرائض کی بطریقِ احسن بجا آوری کی توفیق پا سکے۔ آمین۔

تاہم جیسا کہ سطورِ بالا میں واضح کیا جا چکا ہے، موجودہ حالات میں ایک مذہبی اور سراسر دینی نوعیت کے اخبار کو مفید اور ٹھوس بُنیادوں پر جاری رکھنے کے لئے سب سے اہم ذمّہ داری خود اِس کے قارئین اور معاونینِ خصوصی پر عائد ہوتی ہے۔ اندریں حالات آپ کا یہ مرکزی ترجمان اپنے محترم قارئین اور احبابِ جماعت سے بھی یہ توقّعات وابستہ کرنے میں حق بجانب ہے کہ

⊛ ـــ ایسے صاحبِ ذوق اور اہلِ قلم احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے رُوحانی، علمی، اور ادبی استعدادوں سے نوازا ہے، آگے آئیں اور اپنے موقّر جریدہ کی قلمی اعانت کر کے اس جہادِ کبیر میں حصّہ دار بننے کی سعادت حاصل کریں جس کے بارے میں حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام نے نہایت ہی دردمندانہ الفاظ میں یہ تحریک فرمائی ہے کہ :-

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

معارف وحقائق

# ایتاءِ زکوٰۃ کی تحریک اقامتِ صلوٰۃ سے ہی ہوسکتی ہے

## آیتِ قرآنی ”وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ“ کی انتہائی پُر لطف و پُر معارف تفسیر

رقم فرمودہ حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ

”....... میں نے اپنے خطبات اور تقاریر میں بارہا بتایا ہے کہ اقامتِ صلوٰۃ سے مراد باجماعت نماز ادا کرنا ہے۔ یوں اقامتِ صلوٰۃ کے یہ بھی معنے ہوتے ہیں کہ عبادت کو کھڑا کرنا۔ یعنی نماز کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنا۔ مگر اقامت کے معنوں کو اگر ہم کلی طور پر دیکھیں تو پھر نماز کو کھڑا کرنے کے یہ معنے بن جائیں گے کہ دنیا میں قائم ہو جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اقامتِ صلوٰۃ کے ایک یہ معنی بھی لئے ہیں کہ مومن اپنی نمازوں کو بار بار کھڑا کرتے ہیں۔ نماز گرتی ہے تو وہ کھڑا کرتے ہیں پھر گرتی ہے تو پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ پھر گرتی ہے تو پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ انہیں نماز میں خشوع و خضوع پیدا نہیں ہوتا یا اللہ تعالیٰ کی طرف کامل توجہ نہیں ہوتی تو وہ بار بار اپنی نمازوں کو سنوارنے اور ان کو پورے طور پر درست کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر اس آیت میں یہ معنے مراد نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اقامتِ صلوٰۃ کے ایک یہ معنے بھی ہوتے ہیں اور ان معنوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑا زور دیا ہے مگر چونکہ یہ مضمون وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ میں آچکا ہے۔ اس لئے وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ کے یہاں کوئی زائد معنے ہوں گے جو میرے نزدیک دو ہیں۔

اوّل نماز کا کھڑا کرنا اپنے اندر یہ مضمون رکھتا ہے کہ دنیا میں نماز کا رواج قائم کر دیا جائے جیسے ہماری زبان میں کہا جاتا ہے کہ فلاں شخص نے یہ رسم جاری کر دی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ مومنوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وہ لوگوں میں نماز قائم کریں۔ یعنی صرف خود ہی نماز نہ پڑھیں بلکہ تمام لوگوں میں نماز کی خوبیاں بیان کریں۔ انہیں نماز پڑھنے کی تحریک کریں۔ اگر انہیں نماز پڑھنی نہیں آتی تو انہیں نماز پڑھنا سکھائیں۔ اگر کوئی شخص نماز کا ترجمہ نہیں جانتا تو اسے نماز کا ترجمہ پڑھائیں۔ غرض ہر شخص نماز کی ترویج اور اس کو دنیا میں قائم کرنے میں مشغول ہو جائے۔ کوئی شخص نماز کی خوبیاں بیان کر رہا ہو، کوئی شخص نماز کا ترجمہ پڑھا رہا ہو، کوئی شخص نمازیں ادا کرنے کی لوگوں کو تحریک کر رہا ہو، کوئی شخص نماز پڑھنے والوں میں نماز کی مزید رغبت پیدا کر رہا ہو، اس طرح کوئی مومن ایسا نہ ہو جو يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ کے حکم پر عمل نہ کر رہا ہو۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے تمہارا صرف یہی کام نہیں کہ تم خود نمازیں پڑھو بلکہ تمہارا یہ بھی کام ہے کہ تم لوگوں کو نماز کی تحریک کر کے، اَن پڑھوں کو نماز کا ترجمہ سکھا کے، نماز پڑھنے والوں کو نماز کی مزید رغبت دلا کے دنیا میں پوری مضبوطی کے ساتھ نمازوں کا رواج قائم کرو۔ یہ سب امور ایسے ہیں جو اقامتِ صلوٰۃ میں شامل ہیں۔

دوسرے معنے جو اقامتِ صلوٰۃ کے یہاں چسپاں ہوتے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ تمہارا صرف یہی فرض نہیں کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت کرو۔ بلکہ یہ بھی فرض ہے کہ تم جماعت کے ساتھ نماز پڑھو مطلب یہ ہے کہ ہم تمہیں صرف عبادت کا حکم نہیں دیتے بلکہ باجماعت عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلام فردی مذہب نہیں بلکہ قومی مذہب ہے۔ باقی سارے مذاہب میں اگر افراد الگ الگ عبادت کرتے ہیں تو وہ بڑے زاہد، بڑے عابد، بڑے پرہیزگار اور بڑے عارف سمجھے جاتے ہیں۔ لوگ اُن کی نیکی اور تقدس کے قائل ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ کا قرب اور اس کا وصال حاصل ہے مگر اسلام کہتا ہے کہ اگر کوئی شخص باجماعت نماز ادا نہیں کرتا۔ تو خواہ وہ علیحدگی میں کتنی عبادتیں کرتا رہتا ہو۔ وہ ہرگز نیک اور پارسا نہیں سمجھا جاسکتا اور اسے ہرگز قوم میں عزت کا مقام نہیں دیا جاسکتا۔ یہ ایک بہت بڑا فرق ہے جو اسلام اور غیر مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ باقی سب مذاہب پر غور کر کے دیکھ لو وہ انفرادی عبادت کو بہت بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بسا اوقات بڑی بڑی دُور سے پنڈت اور پادری اور راہب اور عوام النّاس کے جوق در جوق یہ سُن کر کہ فلاں سادھو چالیس سال سے غار میں عبادت کر رہا ہے اس کی طرف دوڑے چلے جاتے ہیں۔ اسے نذریں دیتے ہیں اُس کے آگے سجدے کرتے ہیں اسے اپنا حاجت روا سمجھ کر اس سے بڑی عاجزی سے التجائیں کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سادھو سے بڑا اور کون ہوسکتا ہے یہ وہ ہے جو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر چالیس سال سے پہاڑ کی ایک غار میں بیٹھا اللہ اللہ کر رہا ہے۔ مگر اسلام کہتا ہے ایسا شخص ہرگز خدا تعالیٰ کا مقرب نہیں۔ وہ تو بہت بڑا بے دین ہے جس نے اقامتِ صلوٰۃ کے حکم کو پس پُشت پھینک دیا ہے جو شخص قوم سے کٹ گیا ہے جس نے قوم کی بہتری اور اس کی فلاح و بہبود کی کبھی فکر نہیں کی۔ جو گوشۂ تنہائی میں بیٹھ رہا ہے وہ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سخت سزا کا مستحق ہے بجائے اس کے کہ اسے نیک اور خدا رسیدہ سمجھا جائے۔ پس وہ لوگ جن کو دوسری قومیں محض علیحدگی میں عبادت کرنے کی وجہ سے بزرگ قرار دیتی ہیں، اسلام ان کو مرتد اور مردود قرار دیتا ہے دنیا ان کو خدا رسیدہ سمجھتی ہے اور اسلام کہتا ہے يُقِيمُوا الصَّلٰوةَ ہم نے تمہیں صرف اتنا حکم نہیں دیا کہ تم نمازیں پڑھو۔ بلکہ ہمارا حکم یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھو اور اپنی ہی حالت کو درست نہ کرو بلکہ ساری قوم کو سہارا دیکر اس کی روحانیت کو بلند کرو اور قوم سے دُور نہ بھاگو بلکہ اس کے ساتھ رہو اور ہوشیار چوکیدار کی طرح اُس کے اخلاق اور اس کی روحانیت کا پہرہ دو۔

اس آیت میں دوسرا حکم زکوٰۃ کا دیا گیا ہے اور قرآن کریم میں جہاں بھی ایتاءِ زکوٰۃ کا ذکر آتا ہے ہمیشہ اقامتِ صلوٰۃ کے بعد آتا ہے۔ اس میں نہایت ہی ایک لطیف اشارہ اس امر کی طرف پایا جاتا ہے۔ کہ جب تک کوئی شخص اپنی قوم کی شکستہ حالی سے واقف نہیں ہوتا اُس وقت تک وہ اُن کی کوئی خدمت بھی نہیں کر سکتا۔ وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھوہ میں جا کر بیٹھ رہا ہے اور دن رات سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا رہتا ہے اُسے کیا معلوم ہوسکتا ہے کہ لوگ بھوکے مر رہے ہیں یا غرباء ننگے پھر رہے ہیں یا مساکین پیسہ پیسہ کے لئے دَر دَر بدر خاک چھان رہے ہیں یا روپے کی کمی کی وجہ سے وہ علم سے محروم ہو رہے ہیں۔ اسے ان میں سے کسی بات کا بھی علم نہیں ہوسکتا اور جب علم نہیں ہوگا تو وہ اپنی قوم کے لئے کوشش کیا کرے گا۔ غرباء کے لئے جد وجہد یا مساکین کی ترقی کے لئے کوشش اسی وقت ہوسکتی ہے جب انسان کو علم ہو کہ اس کی قوم میں غرباء پائے جاتے ہیں۔ اس کی جماعت میں مساکین موجود ہیں اور اس کا فرض ہے کہ وہ بھوکوں کو کھانا کھلائے پیاسوں کو پانی پلائے۔ ننگوں کو کپڑے دے اور بیماروں کا علاج کرے اور یہ علم اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک انسان مسجد میں باجماعت نماز پڑھنے کا عادی نہ ہو۔ جب وہ مسجد میں آئے گا تو دیکھے گا کہ اس کے پاس ہی ایک طرف تو ایسا شخص کھڑا ہے جس نے اعلیٰ درجہ کا لباس پہنا ہوا ہے، قیمتی عطر لگایا ہوا ہے، باصحت اور تنومند ہے اور دوسری طرف ایک ایسا شخص کھڑا ہے جس کے پھٹے پُرانے کپڑے ہیں، اس کے لباس اور جسم کی بدبو سے دماغ پھٹا جاتا ہے اور اس کے چہرہ پر جھُریاں پڑی ہوئی ہیں۔ وہ یہ نظارہ دیکھے گا تو اس کا دل تڑپ اُٹھے گا اور کہے گا میرا فرض ہے کہ مَیں قوم کے غرباء کے لئے اپنا روپیہ خرچ کروں اور ان کی تکالیف کو دُور کروں۔ ........ پس حقیقت یہ ہے کہ ایتاءِ زکوٰۃ کی تحریک اقامتِ صلوٰۃ سے ہی ہوتی ہے۔ اور اسلام نے پانچ وقت نماز باجماعت کی ادائیگی کا حکم دیکر ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا راستہ کھول دیا ہے کہ اگر اس حکم پر عمل کیا جائے تو قوم کے حالات سے نہایت آسانی کیساتھ واقفیت ہوسکتی ہے ....... ایک مسلمان جو پانچ وقت مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتا ہے اور ہر روز پانچ دفعہ لوگوں کی شکلیں دیکھتا ہے اسے بڑی آسانی سے پتہ لگتا رہتا ہے کہ اس کی قوم کا کیا حال ہے اور اسے قومی ترقی کے لئے کن امور کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔“

{ تفسیر کبیر سورۃ البیّنۃ - جلد ششم
جزو چہارم حصّہ دوم صفحہ ۳۸۶ تا صفحہ ۳۸۹ }

(مرسلہ: مکرم محمد عبید اللہ صاحب قریشی
بنگلور)

## گلدستۂ درویشان کے

# "وہ پھول جو مُرجھا گئے"

از مکرم چوہدری بدرالدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان

میرا تصوّر آج سے ٹھیک پچیس سال پہلے کی ٹھٹھری ہوئی ایک سرد رات میں گھوم رہا ہے۔ یہ ماہ جنوری کی ایک نہایت سرد رات تھی۔ جب نصف شب گذر گئی میں مطالعہ سے اُکتا کر سونے سے قبل اپنے ایریے کا پہرہ چیک کرنے کے لئے گھر سے نکلا۔ میں احمدیہ بازار میں مدرسہ احمدیہ کے گیٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ کہ دائیں جانب کی دُوکان کے اندر سے ایک مانوس اور پیاری آواز آئی۔ "عامل صاحب ہیں؟" میں نے اثبات میں جواب دیا۔ یہ پیاری آواز مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب کی تھی۔ کہنے لگے ابھی چند منٹ ہوئے بازار میں سے تھانیدار (داروغہ پولیس) گزر رہے تھے۔ میں نے ان کے پاؤں کی آہٹ پا کر دُکان کے اندر ہی سے "کھنگورا" مار دیا تھا۔ تا وہ سمجھ لیں کہ یہاں لوگ بے خبر نہیں سوتے۔ میں اچھا کہہ کر گزر گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ گیارہ سے ایک بجے تک مکرم شیر احمد خان صاحب کی پہرہ کی ڈیوٹی تھی۔ اور انہی کے پاؤں کی آہٹ کو مکرم حافظ عبدالرحمٰن صاحب نے تھانیدار کے آنے سے تعبیر کیا تھا۔

سنہ ۱۹۴۳ء میں احمدیہ چوک میں خالص افغانی وضع کا ایک ٹی سٹال مکرم خان گل نور صاحب مرحوم نے چلا رکھا تھا۔ آپ عین عالم جوانی میں ہی خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے تو سنہ ۱۹۴۷ء کے آخر میں احمدیہ بازار میں مدرسہ احمدیہ کے سامنے والی دُکانوں میں مکرم شیر احمد خان صاحب نے اپنے ماموں مکرم خان گل نور صاحب کی یاد کو تازہ کرتے ہوئے ٹی سٹال جاری کیا۔ وہیں پر چائے کا کپ پی کر مکرم شیر احمد خان صاحب سے میرا پہلا تعارف ہوا۔ معلوم ہوا کہ آپ مکرم خان میر صاحب محافظ خاص حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نور نظر اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی محترم حضرت احمد نور صاحب کابلی کے نواسے ہیں۔

زمانہ درویشی میں اور بھی قریب ہو کر دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ شعائر اسلامی کے پابند، خوبصورت داڑھی رکھنے والے تھے۔ نظام سلسلہ سے تعاون آپ کی گھٹی میں پڑا تھا۔ خود بار بار کہا کرتے تھے کہ عامل صاحب جو کام بھی آپ چاہیں مجھے بتادیں [illegible] ہر رنگ میں

انجام دوں گا۔ کہ آپ کو کوئی شکایت نہ ہو سکے۔ راتوں کو اکثر جاگتے۔ گویا رات سونے کے لئے نہیں بنی۔ مجھے یہ کہہ رکھا تھا۔ کہ جب بھی کوئی دوست پہرہ کی ڈیوٹی سے کسی عذر کی بنا پر چھٹی چاہے تو اس کی جگہ مجھے جگانے کے لئے کہہ کر مطمئن ہو جایا کریں۔ اور واقعی میں نے انہیں تجربہ میں ایسا ہی پایا۔

آپ حلقہ مسجد مبارک کے ان چند درویشوں میں سے ایک تھے۔ جو دفتری امور کی انجام دہی کی بجائے پہرہ، وقارِ عمل اور اسی قسم کی دیگر ڈیوٹیوں کو پسند کرتے تھے۔ اور نہیں چاہتے تھے کہ وہ دفاتر میں لگائے جائیں مگر میں بڑی محنت سے انہیں دفاتر میں لانے میں کامیاب ہوا۔ سنہ ۱۹۴۹ء میں حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے مطابق قادیان میں دفاتر کی ازسر نو تنظیم عمل میں آئی اور جملہ نظارتوں کے کام میں وسعت کے باعث مزید محرروں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ میں جن آدمیوں کو [illegible] انہیں دفاتر میں لایا تھا۔ ان میں مکرم شیر احمد خان صاحب بھی تھے۔ آپ کو دفتر میں حاضری کے لئے کہا جاتا تو عذر کرتے۔ میں فجر کی نماز پڑھتے ہی ان کی قیام گاہ پر جاتا تو اکثر ان کو فجر کی نماز پڑھ کر سوتے ہوئے پاتا۔ آپ اندازہ کریں۔ گرمیوں کے دن ہوں اور ایک شخص کمبل یا رضائی اوڑھ کر سویا ہوا ہو۔ میں جگاتا اور پوچھتا کہ آپ اس قدر گرمی میں بھی کمبل اوڑھ کر سو جاتے ہیں۔ تو کہتے رات کو پہرہ دیا ہے۔ نیند تو آنا ہی تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر پتلا کپڑا لے کر سوؤں گا تو روشنی اس میں سے چھن کر اندر آجائے گی اور نیند کھل جائے گی۔ لہٰذا موٹا کپڑا لے لیتا ہوں تا روشنی اندر نہ آنے پائے۔ میں انہیں اُٹھا کر ساتھ لاتا اور رستہ میں ہی ناشتہ کرواتے ہوئے (ناشتہ ان دنوں لنگر خانہ کی ایک روٹی پر مشتمل ہوا کرتا تھا) دفتر چھوڑ آتا تھا۔ الحمدللہ کہ میری محنت کارگر ہوئی اور انجمن کو ایک اچھا کارکن مل گیا۔ مکرم شیر احمد خان صاحب بعد میں خود مجھ سے اکثر کہا کرتے کہ آپ نے میری زندگی سنوار دی۔ اگر آپ اس قدر کوشش نہ کرتے تو میں ہرگز دفتر میں نہ آتا۔

کچھ عرصہ بعد دفتر کے کام میں انہیں خاصی مہارت ہو گئی اور وہ ایک اچھے محرر کھاتہ ثابت ہوئے۔ سال دو سال تک دفتر بہشتی مقبرہ میں محرر کھاتہ رہے اور پھر کئی سالوں تک دفتر محاسب میں کھاتوں کی تکمیل کا نہایت اہم اور ذمہ داری کا کام بڑی محنت اور لگن کے ساتھ انجام دیتے رہے۔

خالص افغانی لہجہ میں بڑی روانی سے پشتو بول سکتے تھے۔ جب کبھی پشتو بولنے والے افراد قادیان آتے تو انہیں مکرم شیر احمد خان صاحب سے ملایا جاتا۔ آپ انہیں بہترین پیرائے میں سلسلہ کے بارہ میں معلومات بہم پہنچا کر تبلیغ کا حق ادا کرتے۔ اور ایسے افراد جماعت کے بارہ میں اچھا اثر لے کر جاتے۔ آپ شگفتہ مزاج اور کم گو تھے۔ گفتگو ظرافت کی مٹھاس لئے ہوئے ہوتی۔

جب حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے درویشان کو شادیاں کرنے کا حکم ہوا تو مکرم شیر احمد خان صاحب کی شادی حیدرآباد کے ایک احمدی خاندان میں محترمہ فہیمہ اصغری صاحبہ سے ہوئی۔ درویشوں کی شادیاں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ ہیں۔ آج جہاں لوگ رسوم اور ذات برادریوں کے چکر میں پھنسے ہوئے ہیں۔ مسیح پاک کے غلام ہر قسم کی رسموں اور بندھنوں سے آزاد صرف احمدیت کی رسی میں سلک مروارید بنتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ دن بھی عجیب تھے۔ نت نئی شادیاں، مجرد درویشوں کا ماحول جو خزاں رسیدہ باغ کی طرح ہو گیا تھا۔ حضور پر نور رضی اللہ عنہ کے اس فرمان پر اس میں بہار کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے۔ اور چند مہینوں کے اندر ہی گلشن احمد میں درجنوں بلبلیں چہچہاتی نظر آنے لگیں۔ ؎

بنیں ہم بلبلیں بستانِ احمدؑ
رہے برکت ہمارے آشیاں میں
ہمارا گھر ہو مثلِ باغِ جنت
ہو آبادی ہمیشہ اس مکاں میں

حضور پر نور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے اسی فرمان کی برکت سے درویشوں کی آبادی جو ابتداءً ۳۱۳ نفوس پر مشتمل تھی۔ آج بفضلہ تعالیٰ ڈیڑھ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔

ہمارے اس بھائی نے گھریلو مالی مشکلات پر قابو پانے کی غرض سے گزشتہ دو سال سے دفتر کے علاوہ فالتو اوقات میں ایک چائے کی دکان کھول رکھی تھی۔ جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کے ایام میں خوب کام کرتے رہے۔ جلسہ کے ایام گزر جانے پر کچھ علالت کے آثار دکھائی دیئے۔ چند روز بعد دوست احباب نے ان کی آنکھوں کا رنگ غیر معمولی طور پر پیلا دیکھا۔ احباب کے مشورہ پر ہمارے اس بھائی نے یرقان کا علاج شروع کیا۔ مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مقامی معالجوں سے رجوع کیا گیا۔ حالت اصلاح پذیر نہ ہوئی۔ آخر امرتسر سے جا کر مکمل ٹسٹوں کے بعد علاج کروانے کا پروگرام بنایا گیا۔ مورخہ ۲۴/۱/۷۹ کو امرتسر ہسپتال میں داخل کرائے گئے۔ جہاں متعدد قسم کے ٹسٹ لے کر یہ فیصلہ ہوا کہ پتہ کا اپریشن کیا جائے۔ پتہ کی خرابی صفرا خون میں ملنے کا موجب تھی۔ مورخہ ۱۴/۲/۷۹ کو اطلاع دی گئی کہ دو روز بعد اپریشن ہوگا۔ ہمارا یہ بھائی اپریشن سے قبل اپنے بیوی بچوں اور دوست احباب سے ملنے ایک روز کی چھٹی لے کر قادیان آگیا یہاں آنے پر مانوس فضاء، دوست احباب کی ہمدردی اور بیوی بچوں کی محبت و خدمت گذاری کے باعث بظاہر طبیعت اچھی نظر آنے لگی۔ جس کی وجہ سے یہاں ایک روزہ قیام کی بجائے دس روز قیام رہا۔ اور پھر تکلیف بڑھ جانے پر دوبارہ امرتسر میں داخلہ لیا گیا۔ یہ چند ایام کی اپریشن سے بچنے کی فروگذاشت آنکھیز کی ایڑی ثابت ہوئی۔ بیماری جیت چکی تھی۔ بالآخر ہمارا یہ بھائی، جس کی چال پر پٹھانہ سردار کا گمان ہوتا تھا۔ چپ چاپ بغیر کوئی آہٹ کئے مورخہ ۵/۳/۷۹ کو دارالعمل سے دارالقرار کی طرف روانہ ہو گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ٥

گلستانِ احمدؑ میں آپ کی چار یادگاریں ہیں۔ دو لڑکے اور دو لڑکیاں بڑا بچہ ان دنوں جرمنی میں برسر روزگار ہے اور ایک بچی کی حال ہی میں پاکستان میں شادی ہوئی ہے۔ دو بچے قادیان میں زیر تعلیم ہیں۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے مستقبل کو بھی روشن اور تابناک بنائے۔ آمین ؛

### درخواستِ دُعا :-

مکرم ہمام الدین احمد صاحب جمشید پور سے اپنے لڑکے عزیزان منیر احمد اور جمیل احمد کی مستقل ملازمت ملنے کی خوشی میں مختلف مدات میں ۱۵/ روپیہ بطور شکرانہ ارسال کرتے ہوئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کی ملازمت کو بابرکت کرے اور آئندہ مزید دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔ آمین ؛

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)

# مولوی سیّد عبداللہ شاہ صاحب۔ نیروبی (کینیا) کے مُبیّنہ مناقب کی حقیقت!

از قلم مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی ریٹائرڈ ایجوکیشن افیسر۔ وانڈسورتھ۔ لندن

یہ راقم بہ سلسلہ ملازمت محکمہ تعلیم حکومت کینیا (مشرقی افریقہ) میں اپنی عمر کے تقریباً ۳۰ برس گزار چکا ہے۔ ایک گورنمنٹ سکول کے پرنسپل اور ایجوکیشن افسر کے عہدہ سے پنشن پا کر عرصہ ۲۰ سال سے پاکستان میں مقیم ہے۔ میری نظر سے وہ مضمون گزرا ہے جو وِم پبلیکیشنز۔ بریڈ فورڈ کے رسالہ "الدعوۃ الاسلامیہ" میں علامہ راشد القادری نے اس کے شمارہ بابت اگست ۱۹۷۵ء میں لکھا ہے۔ اور مولوی عبداللہ شاہ صاحب آف نیروبی کے کرامات اور کارناموں کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے مشرقی افریقہ سے احمدیت کو مٹانے کے لئے سر انجام دیئے۔ اور لکھا ہے کہ ممباسہ میں انہوں نے ایک احمدی ڈاکٹر رحمت علی صاحب سے مباہلہ کیا تھا جس کے اثر سے تین ماہ کے اندر وہ ہلاک ہوگئے۔ اور یہ کہ "ڈاکٹر" کی بڑی لڑکی اور داماد ہندوستان کے لئے روانہ ہوئے۔ داماد اثنائے راہ پر راہئ ملک عدم ہوا۔ اُسے دو گز زمین بھی دفن ہونے کے لئے نہیں میسّر آئی۔ اور لڑکی بیوہ جب گھر پہنچی تو ڈیڑھ ماہ بعد وہ بھی موت کا شکار ہوگئی۔"

پھر لکھا ہے "کچھ عرصہ کے بعد ڈاکٹر کا تبادلہ ایک جنگلی علاقہ میں ہوگیا۔ جہاں خونخوار اور وحشی قبائل کے لوگ آباد تھے۔ خدا جانے کیا واقعہ پیش آیا کہ ایک مہینہ کے اندر اندر جنگل کے وحشیوں نے ڈاکٹر اور اس کے تمام اہل و عیال کا مکمل صفایا کر دیا۔ اس طرح تاریخ مباہلہ سے تین مہینہ کے اندر اندر ڈاکٹر رحمت علی اور ان کے خاندان کے وہ سارے افراد ہلاک ہوگئے جو مباہلہ میں شریک تھے۔"

اور آگے جا کر لکھا ہے کہ ممباسہ سے "سنہ ۱۹۰۲ء میں حضرت شاہ صاحب نیروبی منتقل ہوگئے۔"

گویا یہ مُبیّنہ مباہلہ اور اُس کا جو نتیجہ نکلا، یہ سب واقعہ ۱۹۰۲ء سے پہلے ہو چکا تھا۔ علّامہ راشد القادری نے تسلیم کیا ہے کہ ان کی معلومات کا ماخذ ایک کتاب "مرد درویش" نامی ہے۔ یعنی اس کے علاوہ اور کوئی تحقیق و تدقیق اس بارے میں انہوں نے نہیں فرمائی۔ صرف "مرد درویش" کو نقل کیا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ علامہ صاحب موصوف داناؤں کا یہ مقولہ بالکل فراموش کر گئے "کہ نقل را عقل باید۔" اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وعید کو بھی بھول گئے کہ جو شخص فقط سُن کر بات کو آگے بیان کرنا شروع کر دے، جان لو کہ وہ جھوٹا ہے۔

مَیں شاہ صاحب مرحوم کو اپنے نیروبی کے سالہا سال کے قیام کی وجہ سے ذاتی طور پر جانتا ہُوا۔ وہ جامع مسجد نیروبی کے ایک حجرہ میں رہتے تھے۔ احمدیوں سے بھی ملتے تھے۔

ان کے ایک پُرانے خادم عبدالکریم جہلمی، احمدی تھے۔ احمدیت کے خلاف وہ ضرور تھے، اور مخالفوں کی پشت پناہ بھی تھے۔ مگر کُھل کر سامنے جہاں تک میرا مشاہدہ ہے، نہیں آتے تھے۔ اور بچہ بچہ جانتا تھا کہ وہ بے اہل و عیال تھے۔ ساری عمر شادی نہیں کی اور مجرّد ہی رہے۔

اس پس منظر میں علّامہ راشد القادری کے مضمون پر نظر ڈالیں تو سطر سطر خوفناک غلط بیانیوں کا مجموعہ نظر آتی ہے۔ مثلاً یہ کہ شاہ صاحب نے ڈاکٹر رحمت علی صاحب کو کہا کہ میرے اہل و عیال تو پیچھے وطن میں ہیں۔ تم اپنے اہل و عیال کو لے آؤ۔ اور مباہلہ کر لو۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب اپنے بال بچے لے آئے اور مباہلہ ہوگیا۔

جناب علّامہ صاحب! شاہ صاحب تو مجرّد تھے۔ وہ کیونکر کہہ سکتے تھے کہ میرے بال بچّے وطن میں ہیں۔ کیا انہوں نے جھوٹ بولا تھا؟ اگر نہیں تو پھر "مردِ درویش" کے مصنّف کی دروغ گوئی تھی۔ جسے آپ نے نقل فرما دیا۔

اب آپ مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمائیے جو اس شخص کے قلم سے ہے۔ جس کے بارے میں آپ لکھ رہے ہیں کہ مباہلہ کے بعد وہ ہندوستان واپس آتے ہوئے جہاز میں وفات پا کر سمندر میں دفن ہُوا اور جسے دو گز زمین بھی دفن ہونے کے لئے نہ ملی۔ لیکن وُہ تو اس وقت تک بقید حیات ربوہ میں سکونت پذیر ہیں۔ اور اپنی عمر کے چوراسیویں سال میں ہیں۔

مکرم محمد اسلم صاحب (ریٹائرڈ کیپٹن) جن کا اپنا تحریری بیان علامہ راشد القادری کے بے بُنیاد دعوے کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہے۔

یہ ہیں کیپٹن محمد اسلم، حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد۔ اور ڈاکٹر صاحب مرحوم کی لڑکی جو آپ کے مضمون کے مطابق ہندوستان پہنچنے کے ڈیڑھ ماہ بعد راہئ مُلکِ بقا ہو گئی تھیں یعنی کیپٹن صاحب موصوف کی بیوی، وہ تقریباً ۷۰ برس کی عمر پا کر یہاں ربوہ میں فوت ہوئیں۔ چنانچہ کیپٹن محمد اسلم صاحب رقمطراز ہیں:—

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

خاکسار محمد اسلم ریٹائرڈ کیپٹن ساکن رعل۔ ضلع گجرات حال ربوہ ضلع جھنگ بیان کرتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر رحمت علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے خُسر تھے۔ آپؓ کی صاحبزادی امۃ اللہ بیگم صاحبہ مرحومہ میرے عقد میں ۱۹۱۹ء میں آئیں۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً سترہ سال تھی۔ ان کی وفات ۱۱ر جون ۱۹۷۲ء کو ہوئی۔ یعنی تقریباً ۷۰ سال کی عمر مرحومہ نے پائی۔ مخلص باپ کی بیٹی نہایت مخلص احمدی تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ ان کے بطن سے ہمارے دو بیٹے اور چار بیٹیاں اس وقت بقید حیات ہیں اور سب کے سب صاحب اولاد ہیں۔ اور خوشحال ہیں۔ اس وقت میری عمر ساڑھے تراسی سال ہے۔

میری خوشدامن اہلیہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب افریقہ سے واپس آ کر لمبے عرصہ تک زندہ رہیں۔ اور ۱۹۴۸ء میں فوت ہوئیں۔ اور کیمبل پور میں دفن ہوئیں۔ جہاں مَیں اُس وقت بسلسلہ ملازمت فوجی متعین تھا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم جنوری سنہ ۱۹۰۴ء سمالی لینڈ مشرقی افریقہ میں فوجی خدمات بجا لاتے ہوئے میدانِ جنگ میں ایک زخمی وحشی کے بھالے سے شہید ہوئے جس کی وہ ڈریسنگ کر رہے تھے۔ اُن کی بیوی ان کی شہادت سے پہلے ہندوستان واپس آ چکی تھیں۔

خاکسار محمد اسلم بقلم خود (کیپٹن)
دارالصدر غربی ربوہ 5/B - 16
۲۵-۱۱-۷۹

مندرجہ بالا تحریر نے مزعومہ مباہلہ کا پول کھول دیا ہے۔ اور اس طلسم کو کیسا پاش پاش کر دیا ہے!؟ شہادت حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کے بارے میں اصل حقیقت اخبار الحکم قادیان کے دو شماروں مورخہ ۲۱ر جنوری اور ۱۰ر فروری ۱۹۰۴ء میں درج ہے۔ اور الحکم کا یہ فائل خلافت لائبریری ربوہ میں ہر شخص دیکھ سکتا ہے۔ ان میں لکھا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف سمالی لینڈ میں دیوانہ ملّا کے ساتھ معرکہ میں اپنے فرائضِ منصبی ادا کرتے ہوئے شہید کر دیئے گئے۔ یہ واقعہ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۴ء کو ہُوا جس کی تفصیل ڈاکٹر سیّد جلال۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ انچارج ڈسپنسری بربرا۔ سمالیہ نے اپنے خط میں دفتر الحکم کو بھیجی۔ انہوں نے لکھا:-

"مرنے سے پہلے بھی خلق اللہ سے ہمدردی کا ثبوت دے گئے کہ دشمن یعنی ملّا کے زخموں کو ڈریس کرنے لگے۔ اُس مردود مجروح نے اپنا بھالا اُن کو زور سے دے مارا کہ فوراً شہید ہوگئے اِنّا للہ وانّا الیہ راجعون۔"

مرحوم کی عمر صرف ۲۷/۲۸ سال تھی۔ اب تھوڑے سے غور سے مباہلہ کی جو تفصیل علّامہ صاحب نے لکھی ہے اس کی قلعی مندرجہ بالا حقیقت کے سامنے اور بھی کھلتی ہے۔

اوّل تو سوچنے کی بات ہے کہ ۲۷ برس کی عمر میں کیا کسی کا داماد بھی ہوتا ہے؟ کیا ڈاکٹر صاحب کے ہاں نو یا دس سال کی عمر میں بیٹی تولد ہوگئی تھی؟ کیسی مضحکہ خیز یہ بات ہے۔ گویا مضمون نویس کا بیان خود ہی اس بیان کو جھٹلا رہا ہے۔

دوسری چیز غور طلب یہ ہے کہ علامہ صاحب

کے بیان کے مطابق مولوی عبداللہ شاہ صاحب ۱۹۰۲ء میں ممباسہ سے نیروبی منتقل ہو چکے تھے ۔ اور مباہلہ ممباسہ کے قیام کے دوران ہوا تھا ۔ یعنی ۱۹۰۲ء سے بہرحال پہلے گویا اس کے کم ازکم دو سال بعد حضرت ڈاکٹر صاحب فوت ہوئے ۔ اس طرح علامہ صاحب کے خود اپنے بیان نے ان کا یہ بیان غلط ثابت کر دیا ۔ کہ مباہلہ کے بعد تین ماہ کے اندر اندر ڈاکٹر صاحب مرحوم اور ان کے خاندان کا خاتمہ ہوگیا ۔

تیسری چیز غور طلب یہ ہے کہ مباہلہ کا اثر از روئے فرمانِ نبوی ایک سال کے اندر ظاہر ہونا چاہیئے ۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے مباہلہ کے متعلق فرمایا کہ اگر مباہلہ کرتے تو ایک سال کے اندر ہلاک ہو جاتے ۔

لہٰذا اگر بالفرضِ محال مبینہ مباہلہ ہوا بھی ہو تو ڈاکٹر صاحب مرحوم کی وفات جو اس کے دو سال بعد ہوئی ، مباہلہ کے اثر سے باہر نکل جاتی ہے ۔

مگر جیسا کہ اوپر ہر پہلو سے اس مفروضہ مباہلہ پر نظر ڈال کر دکھایا گیا ہے ، یہ سب قصہ ہے ہی غلط اور بے بنیاد ۔ تاہم اس کے عدم وجود ہونے کی ایک اور بھی واضح دلیل ہے :۔

احمدیہ جماعت نیروبی اس زمانہ میں اپنے غیر احمدی دوستوں کو پیغامِ حق پہنچانے میں غیر معمولی طور پر سرگرم تھی ۔ مقامی طور پر اشتہار اور پمفلٹ تیار کر کے تقسیم کئے جاتے تھے ۔ اور غیر احمدی مسلمان بھی اپنے اشتہار تیار کر کے شائع کرتے تھے ۔ سالہا سال کی اس محاذ آرائی میں کبھی بھی شاہ صاحب کے اِس کامیاب مباہلہ کا ذکر فریقِ مخالف کی طرف سے نہیں ہوا تھا ۔ یہاں تک ، کہ ۱۹۳۴ء کے قریب انہوں نے ایک انجمن حمایت اسلام بنائی اور پنجاب سے مولوی لال حسین صاحب اختر کو امداد کے لئے نیروبی منگوایا ۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ مولانا شیخ مبارک احمد صاحب بھی قادیان سے نیروبی تشریف لائے اور ایک مناظرہ کھلے میدان میں ہزاروں کے مجمع میں ۱۹۳۴ء میں منعقد کرایا گیا ۔ دونوں فریقوں کے سٹیج آمنے سامنے تھے ۔ مولانا عبداللہ شاہ صاحب مرحوم بھی مولوی لال حسین صاحب اختر کے قریب سٹیج پر تشریف فرما تھے ۔ ایک مرحلہ پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے للکار کر چیلنج دیا کہ آؤ میرے مقابلہ میں قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر لکھ کر دکھاؤ ۔ اور کہا کہ پاس بیٹھے ہوئے جس عالم کو چاہو بے شک اپنے ساتھ شامل کر کے مقابل میں آجاؤ —!!

یہ ایک نادر موقعہ تھا کہ جناب شاہ صاحب اُٹھ کر اپنے اس مباہلہ کی کرامت مجمع کے سامنے پیش کرتے جو وہ ڈاکٹر رحمت علی صاحب رضؓ سے کر کے کامیاب ہو چکے تھے ۔ اور احمدی مناظر کا منہ بند کر دیتے ۔ مگر دیکھنے والوں نے دیکھا اور یہ راقم عینی شاہد ہے کہ اس چیلنج کا جواب مکمل سکوت کے سوا کچھ نہ تھا ۔ مولوی لال حسین صاحب اپنے نقلی دلائل وغیرہ کی بھول بھلیاں میں ہی لگے رہے ۔

یہ بھی بیّن ثبوت اس امر کا ہے کہ مباہلہ کا قصہ محض مفروضہ یا خوش فہمی کا ایک مظاہرہ ہے ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک کتاب حقیقۃ الوحی تصنیف فرمائی ہے ۔ اس میں تقریباً دو سو نشان آسمانی تائید اور نصرت کے ۔ اپنی پیشگوئیوں کے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام سے آپ پر قبل از وقت منکشف کیں ۔ ان کے پورا ہونے کے ۔ لاکھوں دلوں کو فتح کرنے کے اور بیسیوں بدقسمت مخالفوں کے مباہلوں کے نتیجہ میں ہلاک ہونے کے واقعات تحریر فرمائے ہیں ۔ جیسے رسل بابا امرتسری ۔ محمد بخش ڈپٹی انسپکٹر پولیس بٹالہ ۔ مولوی نور احمد موضع بھڑی ۔ تحصیل حافظ آباد ۔ مولوی زین العابدین مولوی فاضل مدرس ملازم انجمن حمایت اسلام لاہور ۔ چراغ دین جمونی معہ اپنے دو بیٹوں کے ۔ حکیم حافظ محمد دین لاہور ۔ مولوی عبدالقادر ساکن پنڈوری ۔ کریم اللہ خاں انسپکٹر ڈاکخانہ جات گوجرخان ۔ فضل داد خاں ۔ جنگا ۔ تحصیل گوجرخان ۔ ڈاکٹر الیگزینڈر ڈوئی امریکہ ۔ الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہور ۔ قاضی فیض اللہ خاں ، قاضی کوٹ ۔ فقیر مرزا دوالمیال ۔ حافظ سلطان سیالکوٹ معہ دس افرادِ خانہ ۔ حکیم محمد شفیع سیالکوٹی معہ والدہ اور بیوی اور بھائی ۔ مرزا سردار بیگ ۔ مولوی رشید احمد گنگوہی ۔ مولوی شاہ دین لدھیانوی ۔ مولوی عبدالعزیز لدھیانوی ۔ مولوی عبدالرحمٰن لکھو کے والے ۔ مولوی غلام دستگیر قصوری ۔ مولوی محمد حسین بھیں ۔ میر عباس علی لدھیانوی ۔ سعداللہ لدھیانوی نومسلم ۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم ۔ وغیرہ وغیرہ ۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مباہلہ یا حضور علیہ السلام کی پیشگوئیوں کا نشانہ ہوئے اگر مولوی عبداللہ شاہ صاحب نے بھی فی الواقع مباہلہ کیا ہوتا تو ناممکن تھا کہ اس فہرست سے باہر رہتے ۔ خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح پاک علیہ السلام کی سچائی کے لئے جو آسمان اور زمین نے پے بہ پے نشان دکھلائے اُن کا تو شمار ہی نہیں ہو سکتا ۔ ایک سمندر اُن نشانات کا ہے جو موجیں مار رہا ہے ۔ وہ نشان اب بھی ظاہر ہو رہے ہیں ۔ اور ظاہر ہوتے چلے جائیں گے ۔ تاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مرتبہ کو دُنیا پہچانے اور قبول کرے ۔ جس کی غلامی میں مسیح موعود اور مہدی معہود کا ظہور اس زمانہ میں ہوا ۔ اور جس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب وہ ظاہر ہو تو میرا سلام اس کو دینا ۔ صلی اللہ علیہ و علیٰ عبدہ المسیح الموعود ۔

اس سلسلہ میں ایک اور امر خاص قابلِ توجہ ہے جس میں ایک خدا ترس انسان کے لئے بصیرت کا سامان ہے ۔ اور وہ یہ ہے کہ علامہ راشد القادری صاحب نے بے شک مشرقی افریقہ میں اپنی فتح اور احمدیت کی ناکامی کے بلند بانگ دعوے اپنی تحریر زیرِ نظر میں فرمائے ہیں ۔ مگر جن لوگوں نے احمدیت کی مخالفت کا زور و شور اور بے پناہ طاقت جو اس مخالفت کے پیچھے کثرتِ تعداد اور کثرتِ مال کے لحاظ سے اس ملک میں کارفرما تھی ، دیکھا ہے اور اس کے بعد اب جو وقت آیا ہے ۔ جب وہاں انگریزی تسلّط ختم ہوا اور ایشیائی آبادی قریباً نابود ہوگئی ، وہ گواہی دیں گے کہ کس طرح وہ سب زور و شور ایک قصّۂ پارینہ ہو گئے ۔ نہ انجمن حمایت اسلام کے چلانے والے رہے ، نہ وہ زہریلا لٹریچر جو دن رات وہ پھیلاتے تھے ، ۔ کہاں ہیں مولوی لال حسین اختر اور مولوی عبدالعلیم صدیقی اور مولانا عبداللہ شاہ صاحب اور اُن کے کارنامے —!؟

لیکن دوسری طرف جس تحریک کو مٹانے اور نابود کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا گیا تھا ، اُس نے کس قدر فروغ پایا ! ۱۹۳۴ء میں مولانا شیخ مبارک احمد صاحب احمدیت و اسلام کے پہلے مبلغ تھے جو اس ملک میں گئے ۔ انہوں نے باقاعدہ احمدیہ مشن کی داغ بیل ڈالی ۔ وہ مشن بدستور قائم ہے ۔ اور دن بدن اس کے کام کی وسعت بڑھتی چلی جا رہی ہے ۔ اس کی مختلف شہروں میں شاخیں ہیں ۔ جہاں مشنری متعین ہیں ۔ مشرقی افریقہ کی زبان سواحیلی میں سب سے پہلا قرآن کا ترجمہ ۱۹۵۵ء میں شیخ صاحب موصوف نے تیار کر کے دس ہزار کی تعداد میں نیروبی سے شائع کیا ۔ جو اب اپنے دوسرے ایڈیشن میں طبع ہوا ہے ۔ ممباسہ ۔ کسومو ۔ جنجہ ۔ کمپالہ ۔ ٹبورا ۔ ٹانگا اور دارالسلام میں عالیشان مساجد تعمیر ہوئیں ۔ نیروبی کی شاندار احمدیہ مسجد ان کے علاوہ ہے ۔ ایک نہایت مقبولِ عام سواحیلی ہفتہ وار جریدہ عرصہ دراز سے جاری ہے ۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت شدومد سے بیان ہوتی ہے ۔ ہزاروں کی تعداد میں افریقن احمدیت قبول کر چکے ہیں ۔ اور جس بنیادی مسئلہ پر ہمارے سُنّی بھائی ہم سے ہمیشہ برہم رہے یعنی وفات مسیح ناصری علیہ السلام ، حال ہی میں کینیا کے چیف قاضی عبداللہ صالح صاحب نے علی الاعلان تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام واقعی وفات پا چکے ۔ یہ کس کی فتح ہے ؟ احمدیّت کی یا آپ کی ؟

شیخ مبارک احمد صاحب موصوف مشرقی افریقہ میں قریباً ۲۷ برس اشاعتِ اسلام کے کام میں معروف رہے ۔ بڑی بڑی افریقن جماعتیں اور مراکز قائم ہوئے ۔ نامور افریقن احمدی اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عطا کئے ۔ مثال کے طور پر الحاج شیخ امری عبیدی مرحوم و مغفور تھے جو شیخ صاحب ممدوح کے ذریعہ جماعتِ احمدیہ میں شامل ہوئے اور سالہا سال دینی تعلیم و تربیت حاصل کی ۔ اور آپ کے شاگردوں میں شامل ہوئے ۔ تنزانیہ کی آزادی کے بعد جو حکومت بنی ، وہ اس کے پہلے وزیرِ قانون تھے ۔ نہایت پُرجوش مبلغِ اسلام ، عالم دین ، اور بے حد مخلص احمدی تھے ۔

پس احمدیہ مشن مشرقی افریقہ میں بدستور قائم ہے ۔ اور اپنا کام کر رہا ہے ۔ خدمتِ خلق کا کام ۔ اور سچّے اسلام کی اشاعت کا کام

یہ خدا کا فعل ان فتوحات کی تائید میں ہے جو اُس نے اپنے بندہ کو اپنے الہام سے سالہا سال پہلے بتلا دی تھیں ۔ کون ہے جو خدا کے کام روک سکے ۔ دُنیا کے کناروں تک یہ آواز پہنچ چکی ہے ۔ اور نتائج ظاہر ہو رہے ہیں ۔ جن کی آنکھیں ہیں وہ دیکھتے ہیں اور دُنیا اور آخرت کی فلاح پانے کے سامان حاصل کرتے ہیں ؂

## منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ

تجھے حمد و ثنا زیبا ہے پیارے
کہ تُو نے کام سب میرے سنوارے

ترے احساں مرے سر پر ہیں بھارے
چمکتے ہیں وہ سب جیسے ستارے

گڑھے میں تُو نے سب دُشمن اُتارے
ہمارے کر دئے اُونچے منارے

مقابل پر مرے یہ لوگ ہارے
کہاں مرتے تھے پر تُو نے ہی مارے

شریروں پر پڑے اُن کے شرارے
نہ اُن سے رُک سکے مقصد ہمارے

انہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

( دُرِّ ثمین اُردو )

# صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے چند شیریں ثمرات

خورشید احمد انور

زندگی اپنے اندر ایک مسلسل اور کبھی نہ ختم ہونے والی حرکت سے عبارت ہے اس لئے کائنات کا ذرہ ذرہ ہمیں مختلف نوع کی مذہبی اور مادی تحریکات کا مرقع دکھائی دیتا ہے۔ بادی النظر میں گو یہ تمام تحریکات ایک ہی زنجیر کی مختلف کڑیاں نظر آتی ہیں، مگر جب ہم ان کا بغور تجزیہ کرتے ہیں تو ان کے درمیان ہمیں ایک بہت بڑا بنیادی فرق بھی دکھائی دیتا ہے جسے اگر تمثیلی زبان کا جامہ پہنایا جائے تو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کی ہر مادی تحریک جہاں محض ایک شجر سایہ دار کی حیثیت رکھتی ہے وہاں مذہبی اور روحانی تحریکات اپنے تازہ بہ تازہ اور شیریں اور لذیذ ثمرات کے اعتبار سے شجرۂ طیبہ ہونے کی شان کی حامل ہوا کرتی ہیں۔ خود قرآن حکیم نے بھی اس فرق کو نمایاں کرنے کے لئے اسی تمثیلی زبان کا استعمال کیا ہے جیساکہ فرماتا ہے:-

الم تر کیف ضرب اللّٰہ مثلاً کلمۃً طیبۃً کشجرۃٍ طیبۃٍ اصلھا ثابتٌ وفرعھا فی السماء۔ تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا۔

(سورۃ ابراہیم)

قرآن حکیم کے بیان فرمودہ اس اصل کو پیش نظر رکھ کر جب ہم تحریک احمدیت کا غیر جانبدارانہ مطالعہ کرتے ہیں، تو بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یہ پر شوکت اور جلالی آواز اپنی تمام تر صداقتوں کے ساتھ ہمارے کانوں میں گونج اٹھتی ہے کہ:

اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

(درثمین)

"میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ)

"یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دے گا۔ تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی۔ اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔"

(الوصیت)

"میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین)

یقیناً و معرفت سے پُر یہ پُر شوکت الفاظ جہاں صداقت احمدیت کو پرکھنے کے لئے ایک کسوٹی کا کام دے رہے ہیں وہاں تاریخ احمدیت کا گذرا ہوا ایک ایک لمحہ اس کی صداقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ اور ایسے مرحلہ پر جب مولانا ظفر علی خاں صاحب جیسے اشد ترین مخالف احمدیت کا یہ اعتراف ہماری نگاہوں کے سامنے آتا ہے کہ:-

"یہ (سلسلہ احمدیہ ـ ناقل) ایک تناور درخت ہو چلا ہے اس کی شاخیں ایک طرف چین میں اور دوسری طرف یورپ میں پھیلتی نظر آتی ہیں۔"

(اخبار زمیندار ۲۲ اکتوبر ۱۹۳۲ء)

تو ہمارے ایمانوں میں چٹانوں کی سی پختگی اور عزائم کی سی پائیدگی آجاتی ہے اور ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی ان قادرانہ تجلیات کا عینی مشاہدہ کر کے تشکر و امتنان کے جذبات سے سرشار ہو کر اسی کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاتے ہیں۔

## شجر احمدیت کی ایک زرخیز شاخ جوبلی فنڈ

"صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کا عظیم الشان اور بابرکت آسمانی منصوبہ بھی احمدیت کے اسی شجرۂ طیبہ کی ایک زرخیز شاخ کی حیثیت رکھتا ہے جس نے گو ابھی اپنی عمر کے ساتویں سال میں ہی قدم رکھا ہے مگر خدائے قدیر و توانا کی قادرانہ تجلیات کے نتیجہ میں اس انتہائی مختصر اور قلیل ترین عرصہ میں ہی اس نے بہت جلد اپنے انتہائی شیریں اور لذیذ ثمرات دینے شروع کر دیئے ہیں۔ اس جگہ ہم "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں شمولیت اختیار کرنے والے خوش نصیب اور مخلص ہندوستانی مجاہدین احمدیت کے ازدیاد علم و ایمان کی غرض سے بعض ان منصوبوں کا مختصر سا تذکرہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں جو چھ سال کے اس مختصر سے عرصہ میں ان کی مخلصانہ قربانیوں کے نتیجہ میں ہندوستان کی حد تک شروع ہو کر بفضلہ تعالیٰ پایہ تکمیل تک پہنچ چکے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد!

## مسجد احمدیہ سرینگر کی تعمیر

جوبلی فنڈ کے عظیم الشان اغراض و مقاصد میں دنیا کے اہم ترین مقامات پر مساجد اور تبلیغی مراکز کی تعمیر کا منصوبہ چونکہ بنیادی حیثیت کا حامل ہے۔ اس لئے ہندوستان کی حد تک بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں اسی عظیم مقصد کو ترجیح دی گئی ہے۔

وادیٔ کشمیر کا دارالحکومت ہونے اور اپنے حسین و دلکش قدرتی مناظر کے اعتبار سے سرینگر شہر کو جہاں ایک مرکزی اور بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے وہاں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا مدفن اور آپؑ کی آخری آرامگاہ ہونے کی وجہ سے یہ شہر جماعت احمدیہ کے لئے بھی تبلیغی میدان میں بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے دل بفضلہ تعالیٰ اس یقین سے پُر ہیں کہ آئندہ رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب میں اس شہر نے بھی ایک اہم کردار ادا کرنا ہے۔ اس جگہ گرچہ ہمارا دار التبلیغ بہت پہلے سے سرگرم عمل ہے مگر ابھی تک جماعت کے پاس اپنی کوئی ایسی عمارت نہ تھی جسے سرینگر کے شایان شان کہا جا سکتا۔ گو جماعت نے بہت عرصہ پہلے سے شہر کے ایک موزوں مقام پر ایک وسیع پلاٹ خرید رکھا تھا اور اسی کے ایک حصہ پر ایک عارضی اور مختصر سی عمارت تعمیر کر کے اسے مسجد اور دار التبلیغ کے طور پر استعمال میں بھی لایا جا رہا تھا۔ مگر سرینگر شہر کی مسلّمہ اہمی حیثیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایک وسیع مسجد اور موزوں دار التبلیغ کی ضرورت کافی عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر کام کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص وقت مقدر ہوتا ہے اور اس وقت مقررہ کے آتے ہی دست غیب سے اس کام کی تکمیل کے لئے سامان مہیا ہونے لگ جاتے ہیں۔ پس اسے بھی ہم غیر معمولی الٰہی تصرف ہی کہیں گے کہ ایک طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے نام سے ایک عظیم الشان آسمانی تحریک مخلصین جماعت کے سامنے رکھی جاتی ہے تو دوسری طرف اس تحریک کے اجراء کے معاً بعد دربار خلافت سے یہ ارشاد صادر ہوتا ہے کہ سرینگر میں اہم جماعتی ضروریات کے پیش نظر ایک شایان شان مسجد اور موزوں دار التبلیغ کا قیام فوری طور پر عمل میں لایا جائے۔ الحمد للہ کہ ہندوستان کے مخلص و ایثار پیشہ احباب جماعت کی بے لوث قربانیوں اور مخلصانہ تعاون کے نتیجہ میں "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو بارگاہ خلافت کے اس ارشاد پر والہانہ لبیک کہنے کی توفیق ملی اور یہ کام بفضلہ تعالیٰ ایک حد تک پایہ تکمیل کو بھی پہنچ چکا ہے جس کی تفصیل قارئین کو بدر کے گزشتہ شماروں سے معلوم ہو چکی ہوگی۔ اس وقت تک جوبلی فنڈ سے اس مد میں اٹھ بائیس لاکھ روپے سے زائد خرچ کئے جا چکے ہیں جبکہ مزید اخراجات بھی متوقع ہیں۔

## مسجد احمدیہ کالیکٹ کیلئے پلاٹ

جنوبی ہند میں جماعتوں کی تعداد کے اعتبار سے صوبہ کیرلہ کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ اور تبلیغی و انتظامی نقطۂ نگاہ سے کالیکٹ شہر ان جماعتوں کے لئے ایک اہم مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ جماعت بھی کیرلہ کی ان معدودے چند پرانی جماعتوں میں سے ایک ہے جو محترم مولانا بی عبداللہ صاحب کی بے لوث مساعی اور جلیل القدر خدمات کے نتیجہ میں قائم ہوئیں۔ گو یہاں پر بھی بہت عرصہ پہلے سے "دار السلام" کے نام سے ہماری ایک مسجد اور دار التبلیغ قائم ہے تاہم جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر موجودہ عمارت ناکافی ثابت ہو رہی تھی اب یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ اس جماعت کی مرکزی حیثیت اور روز افزوں جماعتی ضروریات کے پیش نظر مسجد اور دار التبلیغ کی موجودہ عمارت کو وسعت دی جائے۔ مگر مشکل یہ تھی کہ موجودہ عمارت کے محدود رقبہ میں ایسی کوئی گنجائش نکلتی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ آخر تلاش بسیار کے بعد ہمارے مرکزی مبلغ مکرم مولوی محمد ابوالوفاء صاحب اور مقامی عہدیداران نے ایک اور موزوں اور نسبتاً وسیع پلاٹ کا انتخاب کر لیا جس کی قیمت ایک لاکھ تیس ہزار روپے طے پائی۔ الحمد للہ کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں یہ سعادت بھی "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے حصہ میں آئی ہے۔ چنانچہ سردست اس پلاٹ کی قیمت اور خرید کے سلسلہ میں ہونے والے دیگر اخراجات کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے

کی خطیر رقم اس مد سے ادا کی جا چکی ہے۔ اور نئی عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں ہونے والے اخراجات کا تخمینہ بغرض حصول منظوری حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں پیش کیا جا چکا ہے۔

## دار التبلیغ بھبنیشور کا پہلا مرحلہ

ہندوستان کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح صوبہ اڑیسہ کو بھی یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہاں احمدیت کی آواز حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ہی پہنچی۔ جس پر سعید روحوں نے نہ صرف یہ کہ دیوانہ وار لبیک کہا بلکہ ان میں سے بہت سے خوش نصیب احباب کو بحالت ایمان حضور علیہ السلام کی پاکیزہ صحبت و زیارت سے مشرف ہو کر زمرۂ اصحاب احمدؑ میں شامل ہونے کا قابل فخر اعزاز بھی حاصل ہوا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ چنانچہ آج ان ہی بزرگان کی مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں صوبہ اڑیسہ میں بفضلہ تعالیٰ بہت سی فعال اور مخلص جماعتیں قائم ہیں۔ اس صوبہ کے نئے دار الحکومت بھبنیشور میں ایک فعال تبلیغی مرکز کے قیام کی ضرورت بہت عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمد للہ کہ مقامی جماعت کی انتھک مساعی کے نتیجہ میں حسب منشاء مسجد اور دار التبلیغ کی ضروریات کے لئے ایک باموقعہ وسیع پلاٹ بھی حاصل کر لیا گیا جس کے اطراف میں فی الحال چار دیواری کی تعمیر کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اجازت و منظوری سے مبلغ آٹھ ہزار روپے کے اخراجات بھی جوبلی فنڈ سے ادا کئے گئے ہیں۔ جبکہ مسجد اور دار التبلیغ کی تعمیر کے سلسلہ میں مقامی جماعت کا تیار کردہ ایک مرحلہ وار منصوبہ زیر غور ہے۔

## ایک انگلش کتابچہ کی وسیع پیمانہ پر اشاعت

۱۹۷۴ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف پاکستان میں رونما ہونے والے خونچکاں ہنگاموں کے زخم ابھی مندمل بھی نہ ہونے پائے تھے کہ پاکستان سے ایک سند یافتہ سرکاری مسلمان پروفیسر عبد الغفور احمد صاحب کا جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی فرسودہ اور گھسے پٹے الزامات پر مبنی ایک نہایت درجہ دل آزار اور اشتعال انگیز بیان "پاکستان میں قادیانیت کے غیر مسلم ہونے کی داستان" کے زیر عنوان مکہ سے شائع ہونے والے رابطہ عالم اسلامی کے اخبار "المسلمون العالم الاسلامی" کی زینت بنا۔ جسے ہندو پاک کے بعض اخبارات نے بھی اچھالنے کی کوشش کی۔ اس وقت کے انتہائی نازک اور مخدوش حالات میں اس بیان کی اس طور سے وسیع پیمانہ پر اشاعت کا مقصد سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا تھا کہ عوام کے نیم خوابیدہ جذبات کو پھر سے برانگیختہ کیا جائے اور فتنہ و فساد، کشت و خون اور قتل و غارت و گری کی جو آگ ابھی پوری طرح سرد نہیں ہو پائی تھی اسے پھر سے ہوا دے کر دوبارہ بھڑکا دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے قابل صد احترام اور بزرگ وجود مکرم حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ العالی کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ کہ آپ نے اپنی پیرانہ سالی اور از حد جماعتی مصروفیات کے باوجود اپنے قلم زور رقم سے

"A REGOINDER TO THE QADIYANIES A NON MUSLIM MINORITY IN PAKISTAN."

کے زیر عنوان اخبار "مسلم ہیرلڈ لندن" مجریہ اپریل ۱۹۷۵ء میں اس کا ایک ایسا مسکت و مدلل جواب تحریر فرمایا کہ پھر کسی اخبار کو اس موضوع پر خامہ فرسائی اور تبصرہ نگاری کی جرأت نہیں ہوئی۔ مکرم حضرت چوہدری صاحب مدظلہ کا یہ بیش قیمت مقالہ اپنی افادیت کے اعتبار سے اس امر کا متقاضی تھا۔ کہ ہندوستان میں بھی اس کی بکثرت اشاعت کی جاتی تاکہ عوام الناس کے ذہن جو نیم ملاؤں کے اٹھائے ہوئے گرد و غبار سے مکدر ہو چکے تھے، کو صاف کیا جا سکتا اور چونکہ وسیع پیمانہ پر تبلیغ و اشاعت اسلام کا عظیم منصوبہ بھی "صد سالہ جوبلی فنڈ" کے منجملہ بالشان اغراض و مقاصد کی ایک کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد عالی کے ماتحت تیس ہزار روپے کے صرف کثیر سے اس مفید اور انتہائی اہم علمی مقالے کو دیدہ زیب انگریزی کتابچہ کی صورت میں وسیع پیمانہ پر شائع کرنے کی سعادت بھی "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے حصہ میں آئی ہے۔

## لیپ فارورڈ پروگرام میں جوبلی فنڈ کا حصہ

جماعت احمدیہ صرف ایک تبلیغی جماعت کی حیثیت ہی نہیں رکھتی بلکہ خدمت خلق اور رفاہ عامہ کے پروگراموں کو عملی جامہ پہنانا بھی اس کے بلند مقصد و نصب العین کا ایک اہم جزو ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیرونی ممالک میں جہاں کہیں بھی آپ کو جماعت احمدیہ کے تبلیغی مراکز سرگرم عمل نظر آئیں گے وہاں ان تمام مقامات پر اس جماعت کی رفاہی سرگرمیاں بھی اپنے عروج پر دکھائی دیں گی۔ جماعت کے ان رفاہی پروگراموں کو مزید وسعت و ترقی دینے کی غرض سے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سفر مغربی افریقہ کے موقعہ پر "لیپ فارورڈ پروگرام" کے نام سے جماعت کے ڈاکٹرز اور ٹرینڈ ٹیچرز کو محض خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر مغربی افریقہ کے دور افتادہ و پسماندہ مقامات تک اپنی خدمات پیش کرنے کی بابرکت تحریک فرمائی تھی چنانچہ دیگر بیرونی جماعتوں کی طرح ہندوستان کی مخلص و ایثار پیشہ جماعتوں نے بھی جہاں حضور کی اس بابرکت آواز پر اس وقت والہانہ لبیک کہنے کی توفیق پائی تھی۔ وہاں "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے ذریعہ بھی انہیں اس جہاد میں شریک ہونے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی "آگے بڑھو" تحریک پر لبیک کہتے ہوئے ہمارے بعض مخلص احمدی ڈاکٹرز یعنی مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب ایم بی بی ایس کٹک (اڑیسہ) مع اہلیہ۔ مکرم ڈاکٹر سید مبشر احمد صاحب ایم بی بی ایس بھدرک (اڑیسہ) نیز ان کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر نعمۃ الحفیظ صاحبہ ایم۔بی۔بی۔ ایس۔ بیج بہاڑہ (کشمیر) اور مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ایم۔بی۔بی۔ایس۔ سرینگر (کشمیر) نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء گرامی کے ماتحت مغربی افریقہ کے کسی بھی ملک میں رفاہ رانہ خدمات بجا لانے کی غرض سے اپنے آپ کو وقف کیا اور حضور ایدہ اللہ الودود نے ازراہ شفقت ان مخلص نوجوانوں کی اس پیشکش کو شرف قبولیت سے نوازا۔ چنانچہ حضور ہی کے ارشاد گرامی کی روشنی میں "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" نے ان ڈاکٹر صاحبان کے اس بابرکت اور لمبے سفر کے تمام تر اخراجات برداشت کرنے کی ذمہ داری قبول کی جس کے نتیجہ میں مجموعی اس وقت تک قریباً پچیس ہزار روپے صرف ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس وقت ہمارے یہ تمام مخلص نوجوان مغربی افریقہ کے مختلف مقامات پر بھی نورِ اسلام کی نمایاں اور بے لوث خدمات بجا لانے کی سعادت پا رہے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

## مینارۃ المسیح پر سنگ مرمر کی پلیٹنگ

حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سابقہ پیشگوئیوں کی روشنی میں اپنی بعثت کے اہم بالشان اغراض و مقاصد کی ظاہری علامت کے طور پر مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۳ء کو منارۃ المسیح قادیان کا سنگ بنیاد اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا تھا تاکہ یہ مفید مینار اکناف عالم میں اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے، اس کے آسمانی نور کو پھیلانے اور وقت کے اہم ترین تقاضوں کا احساس دلانے کے لئے ایک امتیازی نشان کا مظہر ہو۔

منارۃ المسیح کی تعمیر کا کام حضرت اقدس المصلح الموعودؓ کے بابرکت عہد خلافت (۱۹۱۶ء کے ابتداء میں) پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ گویا اب سے قریباً چونسٹھ سال کا طویل عرصہ ہونے کی وجہ سے مرور زمانہ کے باعث اس کی ظاہری سفیدی جو ابتداءً چونے اور ریت کے پلاسٹر سے کی گئی تھی، کا متاثر ہونا ایک لازمی امر تھا۔ مگر قربان جائیے دربار خلافت کی نگاہ دور رس پر کہ خود حضور ایدہ اللہ الودود نے حاصل فرمودہ اپنی ذاتی معلومات کی بناء پر یہ ہدایات صادر فرمائیں کہ سال رواں کے اندر اندر منارۃ المسیح کی سفیدی کا کام مکمل کیا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کے مشورہ و خصوصی تعاون سے تیار کردہ مبلغ چار لاکھ پچاس ہزار روپے پر مشتمل تخمینہ اخراجات جب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بغرض حصول ارشاد پیش کیا گیا تو حضور پُر نور نے اس کی منظوری مرحمت فرماتے ہوئے اس مجموعی رقم میں سے مبلغ ۲۰۸۰۸۳ روپے کی ادائیگی کی ذمہ داری "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" پر ڈالی ہے۔ امید قوی ہے کہ حضور پُر نور کے ارشاد گرامی کی تعمیل میں انشاء اللہ سال رواں کے اندر اندر منارۃ المسیح پر سنگ مرمر کی پلیٹنگ کا عظیم الشان منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا۔ وباللہ التوفیق۔

مذکورہ بالا تمام تفصیلات صرف ان پروگراموں سے تعلق رکھتی ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو چکا ہے جب کہ اسی نوع کے اور بہت سے اہم منصوبے حصول منظوری کی غرض سے حضور ایدہ اللہ الودود کی خدمت اقدس میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ جوں جوں دربار خلافت سے ان پروگراموں کی بابت منظوری حاصل ہوتی جائے گی۔ توں توں مرکز ان منصوبوں کو بروئے کار لانے کا عزم صمیم رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا اس وقت ایک عظیم روحانی انقلاب کے دہانے پر کھڑی ہوئی ہے اور کروڑہا مخفی سعید روحیں اسلام کے ابدی پیغام کو قبول کرنے کے لئے بے قرار ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے جس پودے کی تخم ریزی فرمائی تھی آج بفضلہ تعالیٰ وہ اس حد تک نشو و نما پا چکا ہے کہ اس کی شاخیں اپنے شیریں اور لذیذ ثمرات کے بوجھ سے زمین پر جھکنے لگ گئی ہیں۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ (آگے صفحہ ۰ پر ملاحظہ فرمائیں)

لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام

# قادیان میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت انعقاد

رپورٹ مرتبہ :- محمد انعام غوری

قادیان ۱۲ر صلح (جنوری) لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام مقامی طور پر یوم میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ تمام ادارہ جات میں اس غرض کے لئے تعطیل کر دی گئی تھی چنانچہ کثیر تعداد میں مرد و زن اور بچے مسجد اقصیٰ میں جمع ہوئے۔ ٹھیک ۹½ بجے صبح محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدہ مکرم وحید الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام سے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے سنایا۔

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا

پہلی تقریر

## "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ"

کے موضوع پر مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان نے فرمائی موصوف نے آیت قرآنی ظھر الفساد فی البرّ والبحر کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل تمام دنیا کی عموماً اور عرب کی خصوصاً دینی، اخلاقی اور روحانی زبوں حالی کا ذکر کیا اور پھر واقعات کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجہ میں رونما ہونے والے پاکیزہ اور روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔

تقریر کے آخر میں آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کسی ایک زمانہ کے لئے مخصوص نہ تھی بلکہ آپ کا روحانی فیضان تا قیامت جاری ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا اس زمانہ میں ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ ہی کا شیریں ثمر ہے اس ضمن میں آپ نے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے

اس اجلاس کی دوسری تقریر خاکسار محمد انعام غوری نے

## "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ اخلاقی تعلیم"

کے موضوع پر کی۔ خاکسار نے اخلاق کی تعریف بیان کرنے کے بعد بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکارم اخلاق کے بلند ترین مقام پر فائز فرما کر ساری دنیا کو اخلاق کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ خاکسار نے بے شمار اخلاقِ فاضلہ میں سے وقت کی رعایت کے مطابق - اطاعتِ والدین، سوال سے بچنا صحبتِ صالحین۔ ایفائے عہد۔ معاملات میں کھرا اور صاف ہونا وغیرہ چند ایک اخلاق پر قرآن مجید کی آیات۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو پیش کرتے ہوئے تفصیل سے روشنی ڈالی

ازاں بعد مکرم مولوی جاوید اقبال صاحب اختر نے حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام سے

محمدؐ پر ہماری جاں فدا ہے
کہ وہ کوئے صنم کا رہنما ہے

سنایا۔

بعدہٗ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیّر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تربیتِ اولاد

کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام نے بچے کی پیدائش سے قبل ہی اس کی تربیت کے لئے والدین کو تیار کیا ہے بلکہ نکاح کے وقت ہی نیک اولاد کے حصول کے لئے دیندار عورت کے انتخاب کی تلقین کی ہے موصوف نے ازدواجی تعلقات کے وقت دعا اور نوزائیدہ بچے کے کان میں اذان اور اقامت اور پاکیزہ ماحول، پاکیزہ غذا اور پاکیزہ لباس کا خیال رکھنے کے سلسلہ میں اسلامی تعلیمات اور ان کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ پیش کیا اور تربیتِ اولاد کے ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد ارشادات سنائے۔

اس اجلاس کی آخری تقریر ربوہ سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمان مکرم سید عبد الحی صاحب مینیجنگ ڈائریکٹر قرآن پبلیکیشنز کی تھی عنوان تھا

## آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر و استقلال اور استقامت

موصوف نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تمام انبیاء کرام سے بلند ترین تھا۔ اس لحاظ سے آپ کو تکالیف و شدائد کا بھی اس قدر سامنا کرنا پڑا جتنا کہ تمام نبیوں کو انفرادی رنگ میں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا تھا فاصبر کما صبر اولوا العزم من الرّسل کہ اے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس قدر صبر کر جتنا کہ تمام نبیوں نے مل کر صبر کیا تھا۔ پھر آپ نے کفار مکہ کی مخالفت طائف کا المناک واقعہ اور شعب ابی طالب میں محاصرہ وغیرہ واقعات کا ذکر کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال صبر و استقلال اور دوسری طرف اپنے مشن پر بے نظیر استقامت کا ایمان افروز رنگ میں ذکر کیا۔

بعدہٗ مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا نعتیہ کلام سے

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

خوش الحانی سے سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

## صدارتی خطاب

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے رضینا باللہ ربًّا و بالاسلام دینًا و بمحمدٍ نبیًّا و بالقراٰن حکمًا کہتے ہوئے اپنا خطاب شروع فرمایا۔ آپ نے فرمایا اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور جماعتِ احمدیہ کے قیام کی غرض دین اسلام کا احیاء اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اعلیٰ و ارفع مقام سے بنی نوع انسان کو روشناس کر کے آپ کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے اور یہ عظیم مقصد اس وقت پورا ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کا خود ہمیں کما حقہٗ عرفان حاصل ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ و ارفع مقام کی کنہ تک تو ہمارا دماغ پہنچ ہی نہیں سکتا جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیان فرمایا حقیقتِ معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام عرش ربِّ کریم ہے۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آنمحترم نے فرمایا بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسلام کی کسمپرسی کے زمانہ میں جس چیز نے اسلام کی خدمت پر کمربستہ کیا وہ حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عدیم المثال عشق ہی تھا۔ پس جماعت کے افراد کے دلوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اس رنگ میں قائم ہو جانی چاہیئے جو ہر تکلیف اور ہر مخالفت اور ہر قربانی کو سہل کر دے

دوران تقریر آنمحترم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و احسان اور درود شریف کی برکات وغیرہ کے ضمن میں عاشقِ صادق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی محبت سے بھری تحریرات کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے اور آپ ہی کے اس شعر پر اپنے خطاب کو ختم فرمایا کہ سے

اگر خواہی دلیلے عاشقش باش
محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ

آخر میں آپ نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا فرمائی اور اس دعا کے ساتھ قریبًا سوا بارہ بجے یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

الحمد للہ علیٰ ذالک

---

## مجلس اطفال الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۳ر کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں اطفال الاحمدیہ کے زیر اہتمام مقامی طور پر جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم شرافت احمد خان صاحب ناظم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے کی عزیز مصباح الدین کی تلاوت قرآن مجید سے جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ بعدہٗ عزیز بلال احمد نے اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا ازاں بعد عزیز مبارک احمد حلیم نے نظم پڑھی۔ بعدہٗ عزیز عبد الرحمٰن نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے پیار" کے عنوان پر۔ عزیز شمس الدین تنویر نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن" کے موضوع پر اور عزیز ناصر علی عثمان نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسن سلوک" کے موضوع پر اچھے رنگ میں تقریر کی نیز عزیز مظفر احمد خان اور عزیز مبارک احمد تقوی نے دوران جلسہ نظمیں سنائیں۔ آخر میں صدر جلسہ نے سیرت آنحضرت صلعم کے دلچسپ اور چھوٹے چھوٹے واقعات سنا کر بچوں کو نصیحت کی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

خاکسار :-
صغیر احمد طاہر نائب ناظم
اطفال الاحمدیہ قادیان

## صد سالہ جوبلی فنڈ کے شیریں ثمرات (بقیہ صفحہ ۸)

ہم اپنی قربانیوں کے قدم مزید آگے بڑھائیں اور ان روحانی ثمرات سے اپنی جھولیاں بھر لیں ذرا سنئیے تو سہی کہ آپ کے محبوب آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ الودود کی یہ پیاری آواز آپ سے کس چیز کی متقاضی ہے:-

"خدا تعالیٰ کی انگلی اگلی صدی کی طرف اشارہ کر رہی ہے پکے ہوئے پھلوں سے لدی ہوئی ٹہنیاں آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔ سو بشاشت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جاؤ یہاں تک کہ ساری دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے۔"

(خطاب مجلس مشاورت ربوہ ۱۹۷۵ء)

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہمیں اس آسمانی آواز پر پورے صدق اور اخلاص کے ساتھ لبیک کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین اللھم آمین
برحمتک یا ارحم الراحمین

## رپورٹ ہفتہ مال مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ہفتہ مال کے سلسلہ میں یکم فروری ۱۹۸۰ء کو مسجد مبارک میں زیر صدارت محترم مولوی جلال الدین صاحب نیر نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی کا آغاز محترم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ فاضل کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا بعدہٗ عہد دہرایا گیا ازاں بعد محترم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا نظم کے بعد خاکسار عنایت اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان نے مشعل راہ میں سے سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی تقاریر کے چند اقتباسات جن میں خدام الاحمدیہ کے کام اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف حضور رضی اللہ عنہ نے توجہ دلائی ہے پڑھ کر سنائے اس کے بعد محترم مولوی محمد انعام صاحب غوری نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں نہایت دلنشین پیرائے میں قرآن واحادیث اور کتب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام وارشادات خلفاء کرام کی روشنی میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت بیان فرمائی اور خدام کو اپنے چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی آپ کی تقریر کے بعد مکرم محبوب احمد صاحب امروہی نے نظم پڑھی اس کے بعد محترم مولوی جلال الدین صاحب نیر صدر جلسہ نے اپنے صدارتی خطاب میں خدام کو ہفتہ مال کو جوش و ولولہ کے ساتھ منانے چندہ جات کی ادائیگی اور ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

ہفتہ مال کو کامیاب بنانے کے لئے مقامی طور پر ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جو مورخہ ۲ر فروری سے وصولی چندہ جات کے سلسلہ میں پر زور کوشش کر رہی ہے بعض خدام نے بفضلہ تعالیٰ سال رواں کا پورا چندہ پیشگی ادا کر دیا ہے جزاہم اللہ تعالیٰ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

خاکسار: عنایت اللہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

## درخواستہائے دعا

(۱) مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سونگھڑہ کٹک اڑیسہ بعارضہ دوران سر اور ہائی بلڈ پریشر شدید طور پر بیمار اور فریش ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عطا فرمائے اور صحت و سلامتی اور تندرستی کے ساتھ خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ امیر جماعت احمدیہ قادیان

(۲) مکرم سید زین العابدین صاحب متوطن مدراس حال مقیم راجستھان کچھ عرصہ سے بیمار ہیں تمام بزرگان واحباب جماعت کی خدمت میں موصوف کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(۳) مکرم محمود احمد صاحب ہندرگ صدر جماعت احمدیہ تیماپور اپنی بچی عزیزہ منصورہ بیگم سلمہا جو معدے کی تکلیف میں مبتلا ہے کی شفایابی اور اپنے کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ایڈیٹر بدر)

(۴) برادرم مکرم دی۔ عبدالرحیم صاحب بمبئی نے ایک نیا کاروبار شروع کیا ہے اس کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید قادیان

## پروگرام دورہ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم فاضل انسپکٹر بیت المال آمد

### برائے جماعتہائے احمدیہ جنوبی ہند

جملہ جماعتہائے احمدیہ مہاراشٹر۔ آندھرا۔ کرناٹک۔ کیرالہ۔ تامل ناڈو۔ راجستھان اور ایم۔پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۳/۲/۸۰ سے انسپکٹر صاحب موصوف کو درج ذیل پروگرام کے مطابق چیکنگ حسابات و وصولی چندہ جات لازمی و دیگر کے سلسلہ میں دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے جملہ عہدیداران جماعت۔ معلمین ومبلغین کرام سے درخواست ہے کہ انسپکٹر صاحب سے جملہ امور میں کما حقہٗ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

| نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی | نام جماعت | تاریخ رسیدگی | قیام | تاریخ روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| قادیان | - | - | ۱۳/۲/۸۰ | ٹیلی چری | ۱۵ | ۱ | ۱۶ |
| بمبئی | ۱۵/۲/۸۰ | ۴ | ۱۹/۲/۸۰ | کوڈالی | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| رخصت ۵ یوم | | | | کالیکٹ | ۱۷ | ۳ | ۲۰ |
| عثمان آباد | ۲۵ | ۱ | ۲۶ | کوڈیا تھیور | ۲۰ | ۱ | ۲۱ |
| ظہیر آباد | ۲۶ | ۱ | ۲۷ | کالیکٹ | ۲۱ | ۱ | ۲۲ |
| حیدر آباد سکندر آباد | ۲۷ | ۹ | ۷/۳/۸۰ | منارگھاٹ | ۲۲ | ۱ | ۲۳ |
| چنداپور کاماریڈی | ۷/۳/۸۰ | ۱ | ۸ | کیرولائی | ۲۳ | ۱ | ۲۴ |
| عادل آباد | ۸ | ۱ | ۹ | وائیم بلم | ۲۴ | ۱ | ۲۵ |
| شادنگر براستہ حیدر آباد | ۹ | ۱ | ۱۰ | پیتھہ پیریم | ۲۵ | ۱ | ۲۶ |
| جڑچرلہ | ۱۰ | ۱ | ۱۱ | موریاکنی براستہ منارگھاٹ | ۲۶ | ۱ | ۲۷ |
| محبوب نگر | ۱۱ | ۱ | ۱۲ | الانلور | ۲۷ | ۱ | ۲۸ |
| چنتہ کنٹہ | ۱۲ | ۳ | ۱۵ | آرابدم براستہ منارگھاٹ | ۲۸ | ۱ | ۲۹ |
| رخصت ۵ یوم | | | | آپسی | ۲۹ | ۱ | ۳۰ |
| وڈمالی | ۲۱ | ۱ | ۲۲ | کردناگاپلی | ۳۰/۴/۸۰ | ۱ | ۱/۵/۸۰ |
| یادگیر | ۲۲ | ۳ | ۲۵ | کوٹار براستہ ترینڈرم | ۱/۵/۸۰ | ۱ | ۲ |
| تیماپور | ۲۵ | ۱ | ۲۶ | ساتان کلم | ۲ | ۱ | ۳ |
| دیودرگ | ۲۶ | ۱ | ۲۷ | شنکرن کوئل | ۳ | ۱ | ۴ |
| بلاری | ۲۷ | ۱ | ۲۸ | میلاپالیم | ۴ | ۱ | ۵ |
| ہبلی | ۲۸ | ۱ | ۲۹ | مدراس | ۵ | ۵ | ۱۰ |
| [illegible] | ۲۹ | ۱ | ۳۰ | اندور | ۱۰ | ۱ | ۱۱ |
| ساگر | ۳۱ | ۱ | ۱/۴/۸۰ | اٹارسی | ۱۱ | ۲ | ۱۳ |
| شیموگہ | ۱/۴/۸۰ | ۱ | ۲ | کامٹہ | ۱۳ | ۱ | ۱۴ |
| بنگلور | [illegible] | [illegible] | ۵ | اودے پور | ۱۴ | ۲ | ۱۶ |
| مرکرہ | [illegible] | [illegible] | ۷ | کشن گڑھ | ۱۶ | ۱ | ۱۷ |
| منگلور۔موگرال | [illegible] | [illegible] | [illegible] | معظم آباد | ۱۷ | ۱ | ۱۸ |
| آلال۔منجیشور | [illegible] | [illegible] | ۱۰ | جے پور | ۱۸ | ۱ | ۱۹ |
| پینگاڈی | [illegible] | [illegible] | ۱۲ | قادیان | ۲۱/۵/۸۰ | - | - |
| کینانور۔کڈلائی | [illegible] | [illegible] | [illegible] | × | × | × | × |

(۵) خواجہ غلام محمد صاحب دانی صدر جماعت احمدیہ اوڑہ گام (کشمیر) ایک طویل عرصہ سے بیمار ہیں ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (جماعت احمدیہ اوڑہ گام بانڈی پورہ کشمیر)

(۶) محترمہ صغریٰ بی بی صاحبہ ہمشیرہ مکرم محمد یونس صاحب احمدی ہندرگ مبلغ ۵/ روپے درویش فنڈ میں ادا کرتے ہوئے اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں

خاکسار:- محمد شمس الدین صدر جماعت احمدیہ ہندرگ

# عیسائیت کے موجودہ رسوم و عقائد ـ بقیہ صفحہ اوّل

بعض فرقے ایسے تھے جنہوں نے کسی نہ کسی کو خدا کا بیٹا قرار دیا۔ ایک مشہور یہودی فلاسفر اور مورخ جس کا نام فائلو تھا۔ اس کی تاریخ پیدائش ۲۰ء قبل مسیح اور تاریخ وفات ۵۴ء ہے یہ فلاسفر خدا کے بیٹے کے تصوّر کا قائل تھا۔ اس کے لئے ملاحظہ ہو انسائیکلوپیڈیا امریکانا زیرِ لفظ فائلو۔ (PHILO OF ALEXANDRIX) یہ شخص ۴۲ء میں اُس وفد میں شامل تھا جو روم اس لئے گیا تھا تاکہ رومی حکومت سے یہ رعایت حاصل کریں کہ یہودیوں کو بادشاہ کے مجسمہ کی عبادت کرنے سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

یہاں فائلو کا ذکر اس لئے کیا گیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ خدا کے بیٹے کا تصوّر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں عام تھا۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں ان کے متعلق ایسا خیال پیدا ہو جانا بعید از قیاس نہیں۔ ہاں اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ ابنیتِ یسوع کا عقیدہ ابتدائی نصرانیوں کا عقیدہ تھا۔ اور اگر یہ مان لیا جائے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے تھے تو پھر اس عقیدہ کا حل عبرانی اور آرامی زبانوں کے محاورات سے تلاش کرنا ہوگا۔

ابن اللہ کے الفاظ یسوع کے متعلق تقریباً ۴۵ دفعہ عہد نامہ جدید میں استعمال ہوئے ہیں۔ اس کے برعکس یسوع کے متعلق ابنِ آدم کے الفاظ ۸۰ دفعہ اناجیل میں مذکور ہیں۔ تضاد موجود ہے۔ ابنِ آدم، ابن اللہ نہیں ہو سکتا۔ اس تناقض اور تضاد کے رفع کے لئے عہد نامہ قدیم اور عبرانی زبان کے محاورات ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ مثلاً JUDGES 19:22 (قضاۃ) میں "بیلیل کے بیٹے" کے الفاظ کا ترجمہ خبیث لوگ کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو جیمز ہیسٹنگ بائیبل ڈکشنری مرتبہ گرانٹ اور ایچ۔ ایچ راؤلی۔ زیر لفظ "کرسٹالوجی" ڈکشنری میں اصل الفاظ یہ ہیں:—

"This sons of Belial (Jg. 19:22 etc) are wicked men, not decendants of Belial. So a son of God is a man, or even a people who reflect the character of God."

(عبرانی اور آرامی زبان میں) خدا کے بیٹے کے الفاظ کا اطلاق کبھی ایک شخص پر ہوتا ہے اور کبھی بہت سے لوگوں پر۔ اور اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ ایسا شخص یا لوگ جو خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں۔ یعنی اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ وہ خدا کے حقیقی بیٹے ہیں۔ اسی ڈکشنری میں زیر لفظ کرسٹالوجی یہ بھی وضاحت کی گئی ہے کہ وہ لوگ جو یونانی تہذیب و تمدّن سے متاثر تھے وہ خدا کے بیٹے کے الفاظ سے حقیقی خدا کا بیٹا مراد لیتے تھے۔ اصل الفاظ یہ ہیں۔

"In the Hellenistic world the idea of Divine sonship was much more familiar and more literally interpreted."

مذکورہ ڈکشنری زیر الفاظ CHILD و CHILDREN (بچہ اور بچے) میں یہ بتایا گیا ہے کہ ایسے الفاظ کا استعمال اُس وقت ہوتا ہے جب محبت، اعتماد اور اطاعت کا اظہار مقصود ہو۔ ڈکشنری میں اصل الفاظ یہ ہیں:—

"Children and sons are used in a spiritual sense conveying the ideas of love and trust and obedience."

مذکورہ بالا معنیٰ کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدا کا بیٹا ہونے سے یہ مراد ہوئی کہ آپ خدا کے پیارے تھے۔ آپ خدا کے معتمد اور مطیع تھے۔ نیو۔ وسٹ منسٹر بائیبل ڈکشنری میں کسی کا بیٹا ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ اس کا عبادت گزار ہے۔ ان معنی کے لحاظ سے خدا کا بیٹا ہونے کے یہ معنی ہوئے کہ عیسیٰ خدا تعالیٰ کے عبادت گزار تھے۔ اور معبودانِ باطلہ کی عبادت بالکل نہ کرتے تھے۔ اِس ڈکشنری میں مندرجہ ذیل مثال عہد نامہ قدیم سے دے کر واضح کیا گیا ہے کہ "خدا کا بیٹا" سے کیا مراد ہے۔

"Worshiper of a god, as the sons of Chemosh. (Num. 21:29)

یعنی گنتی باب ۲۱ آیت ۲۹ میں کموس کے بیٹے سے مُراد کموس کی عبادت کرنے والے ہیں۔

بائیبل کی لغات سے یہ امر ثابت ہے کہ عبرانی زبان میں ابن اللہ سے خدا تعالیٰ کا محبوب، معتمد اور مطیع اور اُس کی پرستش کرنے والا ایک شخص یا ایک سے زائد مراد ہیں۔ اور یہ بھی ثابت ہے کہ ابن اللہ سے حقیقی بیٹا مراد لینے والے وہ لوگ تھے جو یونانی تہذیب و تمدّن سے متاثر تھے!!

بائیبل میں بہت سی ایسی مثالیں موجود ہیں جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابن اللہ سے مراد

۴ر

۴ر حقیقی بیٹا نہیں۔ البتہ یہ ملحوظ رہے کہ اُردو بائیبل جو ترجمہ در ترجمہ ہے، حقیقت کو منکشف کرنے میں اتنی زیادہ مفید نہیں۔ یہ امر بھی مدّنظر رہے کہ پُرانے سے پُرانا نسخہ جو عہد نامہ جدید کا دستیاب ہے وہ چوتھی صدی عیسوی کا ہے۔ اور وہ بھی نقل۔ چوتھی صدی عیسوی تک عیسائیت کے عقائد بحث و تمحیص کے بعد عیسائی دُنیا کے اذہان میں مرتسم ہو چکے تھے۔

---

# آپ کا مرکزی ترجمان — "بدر" — (بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

"اگر کوئی تائیدِ دین کیلئے ایک لفظ نکال کر ہمیں دیدے تو ہمیں موتیوں اور اشرفیوں کی جھولیوں سے بھی زیادہ بیش قیمت معلوم ہوتا ہے۔ جو شخص چاہے کہ ہم اُس سے پیار کریں اور دُعائیں نیازمندی اور سوز سے اُس کے حق میں آسان ہو جائیں وہ ہمیں اِس بات کا یقین دِلا دے کہ وہ خادمِ دین ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔" (ملفوظات جلد دوم ص۸)

● — جماعت کی روز افزوں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی ضروریات کے پیش نظر جماعت کے تمام احباب اس کی توسیع اشاعت کی طرف متوجہ ہوں جس کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر فرد اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے خود خریدار بن کر اخبار بدر کو پڑھنے کی عادت ڈالے — ● — جماعت کے ایسے کاروباری احباب جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی وسعت و فراوانی کے ساتھ ساتھ جذبۂ خدمتِ دین سے بھی وافر حصّہ عطا کیا ہے اُنہیں چاہیئے کہ اپنے کاروباری اشتہارات اخبار بدر میں دے کر نہ صرف اپنی تجارت کو فروغ دیں بلکہ اس طریق پر اپنے مرکزی جریدہ کی مستقل مالی اعانت کر کے ثواب بھی حاصل کریں — ● — بہت سے احبابِ جماعت اپنی خوشیوں اور مسرتوں کے مواقع پر بطور شکرانہ مد "اعانتِ بدر" میں بھی اپنے گراں قدر عطیات بھجواتے ہیں۔ اگر جماعت کے تمام احباب اس جانب خصوصی توجہ دیں تو یہ امر بھی اخبار بدر کے خود کفیل ہونے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے — ● — جماعت کے اہلِ قلم اور میدانِ صحافت میں صاحبِ تجربہ احباب کا جماعتی فرض ہے کہ وہ وقتاً فوقتاً اپنے مفید اور قیمتی مشوروں سے جن پر بدر کے موجودہ بجٹ آمد و خرچ کے اندر رہ کر عملدر آمد کیا جانا ممکن ہو، ادارہ تحریر کی رہنمائی فرمائیں — ● — نیز جماعت کے وہ تمام مخلص احباب جن کے سینوں میں سلسلہ کے لئے حقیقی درد اور تڑپ ہے اُن کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی دردمندانہ دُعاؤں کے ذریعہ بھی ادارہ بدر کی مدد فرمائیں تاکہ وہ اپنے فرائض کو بہتر رنگ میں انجام دینے کی توفیق پا سکے۔ آمین۔

ہمیں قوی اُمید ہے کہ ہمارے تمام قارئین علمی اور قلمی جہاد کے اس دَور میں حضرت سلطان القلم کی فوج ظفر موج کے مخلص و جانباز سپاہی ہونے کے ناطے دورِ حاضرہ کے اس اہم تقاضے کو پُورا کرتے ہوئے اس مرکزی آواز کو زیادہ سے زیادہ موثر اور مفید بنانے میں ہماری مدد کریں گے۔ فجزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ (خورشید احمد انور)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFATURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
چپّل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔ پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
مورٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.

# اپنے اموال کو بابرکت بنائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصّہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصّہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو۔ بلکہ یہ اُس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۴)

حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے۔ مبارک ہے وہ احمدی بھائی جو خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی ضروریات کے لئے اپنے اموال کو اخلاص کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ اور مقررہ شرح کے مطابق اپنے ذمّہ لازمی چندہ جات باقاعدہ اور باشرح ادا کرنے کے علاوہ دیگر تحریکات چندہ مثلاً تحریک جدید۔ وقف جدید۔ صد سالہ جوبلی فنڈ۔ درویش فنڈ۔ مرمت مقاماتِ مقدسہ وغیرہ میں حصّہ لے کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرتا ہے۔ یقیناً ایسے مخلصین کے اموال اور نفوس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے برکت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پورے اخلاص کے ساتھ اپنے ذمّہ لازمی چندہ جات کی باقاعدگی اور باشرح ادائیگی کی توفیق بخشے اور دوسری مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد۔ قادیان

# ضروری اعلان بسلسلہ انتخاب عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت

## بابت سال ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء

نظارت ہذا کی طرف سے انتخابات عہدیداران کے بارے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادِ گرامی مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۷۶ء کی روشنی میں ایک سائیکلوسٹائل چٹھی مع مطبوعہ قواعد انتخاب جملہ عہدیداران اور مبلغینِ کرام اور انسپکٹران مال کی خدمت میں بھجوائی گئی تھی۔ اور جماعتوں سے درخواست کی تھی کہ وہ ان قواعد اور ارشادات کی روشنی میں انتخابات کروائیں۔

بعض جماعتوں کی طرف سے انتخابات کی منظوری کے جو کاغذات موصول ہو رہے ہیں ان میں اس بات کی وضاحت نہیں کی گئی کہ کیا عہدیداران کا انتخاب قواعد کے مطابق حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں عمل میں آیا ہے۔ (سابقہ صدر جماعت کا نام دوبارہ اسی صورت میں پیش ہو سکتا ہے جبکہ وہ خود قرآن مجید باترجمہ جانتا ہے۔ اور اپنے سابقہ دور میں ۳۳ فیصدی افرادِ جماعت کو قرآن کریم پڑھانے کا انتظام کر دیا ہو۔ اور دیگر عہدیداران صرف ایسی صورت میں منتخب ہو سکتے ہیں جبکہ وہ قرآن کریم باترجمہ جانتے ہوں)

لہٰذا اِس اعلان کے ذریعہ تمام جماعتوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ جب انتخاب کے کاغذات منظوری کے لئے نظارت ہذا میں بھجوائیں تو اس میں اس امر کی تصدیق کی جانی لازمی ہے کہ جملہ منتخب شدہ عہدیداران میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی شرائط پوری ہیں۔ ایسی تصدیق آنے کے بعد ہی انتخابات کی منظوری کی کارروائی کی جائے گی۔ عدم تصدیق کی صورت میں نظارت ہذا کو خط و کتابت کرنے کی ضرورت پیش آئے گی جس سے نہ صرف ڈاک خرچ بڑھے گا۔ بلکہ خط و کتابت میں قیمتی وقت بھی ضائع ہوگا۔ اور منظوری عہدیداران کی کارروائی میں بلاوجہ تاخیر ہوگی۔

اُمید ہے کہ جملہ جماعتیں ان امور کا خاص طور پر خیال رکھیں گی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

# ضروری اعلان

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۸ اخاء (اکتوبر ۱۹۷۹ء) کو مجلس انصار اللہ کے ۲۲ ویں سالانہ اجتماع سے اختتامی خطاب فرماتے ہوئے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے تعلق میں ایک عظیم الشان تاریخی رُوحانی پروگرام جماعت کے علدر آمد کے لئے پیش فرمایا۔ اِس رُوحانی پروگرام میں جماعت کو جہاں رُوحانی علوم کے حصول و اکتساب کی تلقین فرمائی وہاں دُنیوی علوم کے حاصل کرنے کی بھی خصوصیت سے توجہ دلائی۔ حضور پُر نور نے اِس پروگرام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی صدی کی ابتداء میں صرف دس سال کا عرصہ باقی ہے۔ اس دس سال میں یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارا کوئی بچّہ میٹرک کی تعلیم سے کم نہ ہو۔ اور جو بچّے ذہین نکلیں اُن کی آگے پڑھنے کی ذمّہ داری جماعت پر ہے۔ تاکہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے جو اتنا بڑا احسان فرمایا ہے کہ ہم غریبوں کے گھروں میں ذہین بچّے پیدا کر دیئے ہیں۔ اور ذہانت سے ہماری جھولیاں بھر دی ہیں۔ ہم ان سے بے اعتنائی کر کے ناشکرے نہ بنیں۔ چنانچہ حضرت اقدس کے اِس ارشادِ گرامی کی تعمیل اور احترام میں صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان سے درخواست ہے کہ وُہ حضور پُر نور کے اِس منشاء مبارک کی تکمیل و تعمیل کی جانب خصوصی توجّہ فرمائیں۔ اور گزشتہ سال میں جن بچّوں نے میٹرک۔ مڈل اور پرائمری میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرتے ہوئے نمایاں کامیابی حاصل کی ہو، اُن کے مندرجہ ذیل کوائف سے نظارت تعلیم کو بعجلتِ ممکنہ مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ ان ذہین بچّوں کی آئندہ تعلیم کے تعلق میں ضروری کارروائی کی جا سکے۔

(۱)۔ بچّہ کا نام اور اس کے والد اور سرپرست کا مکمّل پتہ۔

(۲)۔ بچّہ کے میٹرک، مڈل یا پرائمری میں حاصل کردہ نمبرات مع وضاحت مضامین کی مصدّقہ نقل۔

(۳)۔ میٹرک پاس کرنے کے بعد بچّہ کا موجودہ شغل۔ اگر وہ کالج میں تعلیم حاصل کر رہا ہے تو اس کی موجودہ تعلیمی کیفیت کیسی ہے؟

(۴) اگر بچّہ نے پرائمری، مڈل یا میٹرک میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے کے باوجود آئندہ تعلیم ترک کر دی ہے تو اس ترکِ تعلیم کی کیا وجوہات تھیں؟

(۵)۔ بچّہ اور بچّہ کے والدین کی جماعت کے ساتھ وابستگی اور تعلق کی کیفیت و نوعیت کی ضروری وضاحت۔

اُمید ہے کہ صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان مطلوبہ اطلاعات سے نظارت تعلیم کو جلد مطلع فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ناظر تعلیم قادیان

# تصحیح

(۱) اخبار بدر مجریہ ۳۱ جنوری کے صفحہ ۵ پر عنوانات کی پانچویں سطر اور مضمون کی پہلی سطر دونوں جگہ میں ۷۸ ویں جلسہ سالانہ کی بجائے سہواً ۸۷ ویں درج ہو گیا ہے۔ احباب اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

(۲) اسی طرح مذکورہ اشاعت ہی کے صفحہ ۱۱ پر جو عربی نظم شائع ہوئی ہے اس کے تیرہویں شعر کے دوسرے مصرعہ میں سہوِ کتابت سے "وَالعِرْفَانُ" شائع ہو گیا ہے۔ درست مصرعہ حسب ذیل ہے:-

"وَحَیَّ السَّلَامُ وَالْعِمْرَانُ"

احباب اپنے پرچہ میں اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ (ایڈیٹر بدر)

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے (مینیجر)

# "کشتیٔ نُوح"

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی راہنمائی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ماہِ تبلیغ (فروری) میں مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "کشتی نوح" مقرر کی گئی ہے۔ یہ عظیم الشان کتاب ہے جس میں اسلام کی تعلیمات کو نہایت لطیف اور مؤثر اور دلپذیر پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر آپ نے اس کتاب کو پہلے کبھی پڑھ لیا ہو تو پھر دوبارہ پڑھیں، کئی نکاتِ معرفت ایسے سامنے آئیں گے کہ آپ خیال کریں گے شاید میں نے یہ کتاب پہلے نہیں پڑھی تھی۔ تمام قائدین سے گزارش ہے کہ وہ جملہ اراکین کو اِس کتاب کے مطالعہ کی تلقین کریں اور جائزہ لیتے رہیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)